اسلامیات (لازمی)

برائے جماعت چہارم

بلوچستان ٹیکسٹ بُک بورڈ کوئٹہ

اسلامیات (لازمی)

برائے جماعت چہارم

بلوچستان ٹیکسٹ بک بورڈ کوئٹہ

اپیل!

بلوچستان ٹیکسٹ بک بورڈ طلبہ کے لئے نصاب کے تحت معیاری درسی کتب کی تیاری پر مامور ہے۔ بورڈ اس سلسلے میں نامور ماہرین کی خدمات سے استفادہ کرتا ہے۔ اگرچہ کتابوں کے مواد اور معیار کو بہتر بنانے کے لئے مسلسل کوششیں کی جارہی ہیں۔ اس کے باوجود بھی بہتری کی گنجائش موجود رہتی ہے۔ غلطیوں کے امکانات کو رد نہیں کیا جاسکتا۔ اس پس منظر میں گزارش ہے کہ ہماری رہنمائی فرمائیں تاکہ درسی کتب کے معیار کو مزید بہتر بنایا جاسکے۔

یحییٰ خان مینگل

چیئرمین

بلوچستان ٹیکسٹ بک بورڈ کوئٹہ

فون/ فیکس نمبر: 081-2470501

ای میل: btbb_quetta@yahoo.com

جملہ حقوق بحق بلوچستان ٹیکسٹ بک بورڈ کوئٹہ محفوظ ہیں

منظور کردہ صوبائی محکمہ تعلیم حکومت بلوچستان کوئٹہ، پاکستان No. SO (Academic)/ EDN:/ 2-6/2999-3003 مورخہ 24 دسمبر 2013 بمطابق قومی نصاب 2006ء اور نیشنل ٹیکسٹ بک اینڈ لرننگ میٹریل پالیسی 2007ء دفتر ڈائریکٹر بیورو آف کریکولم اینڈ ایکسٹینشن سینٹر بلوچستان کوئٹہ بحوالہ مراسلہ نمبر 2375-77/C.B مورخہ 31 دسمبر 2013 اس کتاب کو بلوچستان ٹیکسٹ بک بورڈ نے ناشر سے پرنٹ لائسنس حاصل کر کے سرکاری سکولوں میں مفت تقسیم کے لیے بھی طبع کیا ہے۔ بلوچستان ٹیکسٹ بک بورڈ کوئٹہ اور ناشر کی تحریری اجازت کے بغیر اس کتاب کا کوئی حصہ کسی امدادی کتاب یا گائیڈ وغیرہ میں شامل نہیں کیا جا سکتا۔

مصنفین: ★ مس سبین اکبر
ایم۔اے (اسلامیات)، ایم فل
(اسسٹنٹ پروفیسر، بلوچستان یونیورسٹی آف انفارمیشن ٹیکنالوجی (BUIT) کوئٹہ)

★ ذیشان ہاشمی
ایم۔اے (اسلامیات)

★ مولانا محمد ہاشم کاکڑ پانیزئی
ایم۔اے (اسلامیات/عربی)

ایڈیٹر:۔ پروفیسر ڈاکٹر غلام محمد جعفر

انٹرنل ریویو کمیٹی:

☆ ڈاکٹر امام دین
(اسسٹنٹ پروفیسر، شعبہ اسلامیات جامعہ بلوچستان، کوئٹہ)

☆ عبدالمجید شاہ
(اسسمنٹ اینالسٹ، بیورو آف کریکولم اینڈ ایکسٹنشن سینٹر بلوچستان، کوئٹہ)

☆ عبدالجلیل
(لیکچرر، گورنمنٹ سائنس کالج، کوئٹہ)

☆ حاجرہ حفیظ اللہ کاکڑ
(ایس ایس ٹی۔ جنرل، گورنمنٹ گرلز ہائی سکول، بروری روڈ کوئٹہ)

☆ عبدالباری ریئسانی
(سبجیکٹ اسپیشلسٹ (کوآرڈینیٹ آفیسر) بلوچستان ٹیکسٹ بک بورڈ، کوئٹہ)

پراونشل ریویو کمیٹی:

☆ صفیہ بلوچ
(سینئر ریسرچ آفیسر، بیورو آف کریکولم اینڈ ایکسٹنشن سینٹر بلوچستان، کوئٹہ)

☆ پروفیسر سلطان محمد
(ایسوسی ایٹ پروفیسر، گورنمنٹ سائنس کالج، کوئٹہ)

☆ قاری عبدالولی
(ایس اے ٹی، گورنمنٹ ٹیکنیکل ماڈل سکول، کوئٹہ)

☆ حافظ عبدالرحمٰن
(جے اے ٹی، گورنمنٹ سکول، حاجی غیبی روڈ کوئٹہ)

☆ طاہرہ فاروق
(جے وی ٹی، گورنمنٹ گرلز مڈل سکول، امین آباد کوئٹہ)

☆ عبدالخالق
(اسسٹنٹ ڈائریکٹر (کریکولم)، کوآرڈینیٹ آفیسر،
بیورو آف کریکولم اینڈ ایکسٹنشن سینٹر بلوچستان، کوئٹہ)

لے آؤٹ: محمد امجد قادری

تیار کردہ: نیو کالج پبلی کیشنز (رجسٹرڈ)، کوئٹہ

نگران طباعت: عبیداللہ مینگل (ماہر مضمون)

پرنٹر:

نیو کالج پبلی کیشنز (رجسٹرڈ)، کوئٹہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
شروع اللہ تعالیٰ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

فہرست

باب	عنوان	صفحہ نمبر
باب اول	القرآن کریم	
	(الف) ناظرہ قرآن 1 تا 3 (تین پارے)	5
	(ب) حفظ قرآن سورۃ العصر	6
	سورۃ الماعون	6
	سورۃ الکوثر	6
	سورۃ الکافرون	7
	(ج) حفظ و ترجمہ	7
باب دوم	ایمانیات اور عبادات	
	(الف) عقائد	10
	(ب) ارکان اسلام	14
	(ج) اللہ تعالیٰ کے حقوق	18
	(د) بندوں کے حقوق	21
باب سوم	سیرتِ طیبہ	
	حضرت محمد ﷺ کی حیاتِ طیبہ	24
	1۔ نزول وحی	24
	2۔ دعوتِ اسلام	27
	3۔ قریش کی مخالفت اور آپ ﷺ کی ثابت قدمی	30
	4۔ ہجرت حبشہ	33
	5۔ شعب ابی طالب میں محصوری اور عام الحزن	36
	6۔ سفر طائف	39
	7۔ معراج النبی ﷺ	41
	8۔ ہجرت مدینہ	44
باب چہارم	اخلاق و آداب	
	1۔ ایمانداری	47
	2۔ سادگی	50
	3۔ خدمتِ خلق	53
	4۔ آدابِ مجلس	56
	5۔ وقت کی پابندی	59
	6۔ وطن اور اہل وطن سے محبت	61
باب پنجم	ہدایت کے سرچشمے/ مشاہیرِ اسلام	
	1۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام	63
	2۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ	67
	فرہنگ (مشکل الفاظ کے معنی)	71

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ
شروع اللہ تعالیٰ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

باب اوّل

القرآن الکریم

(الف) ناظرہ قرآن (پارہ نمبر ۱ تا ۳)

• الٓمّٓ • سَیَقُوۡلُ • تِلۡکَ الرُّسُلُ

مقاصدِ تدریس

اس سبق کو پڑھ کر طلبا اس قابل ہو جائینگے کہ وہ:

- آدابِ تلاوت سے آگاہی حاصل کر سکیں گے۔
- درست تلفظ کیساتھ قرآن مجید کی تلاوت کر سکیں گے۔
- قرآن کریم کا کچھ حصہ حفظ کر سکیں گے۔

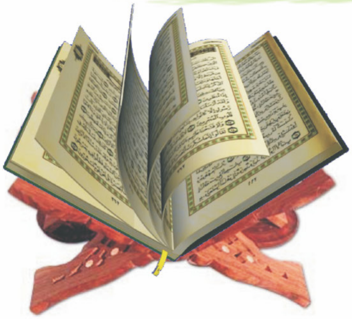

وضاحت

قرآن کریم اللہ تعالیٰ کا کلام ہے۔ اس کا سیکھنا نہایت آسان ہے۔ قرآنِ کریم سیکھنے سکھانے سے دنیا اور آخرت کے بے شمار فائدے حاصل ہوتے ہیں۔

1. سب سے افضل لوگ وہ ہیں جو قرآن سیکھتے اور سکھاتے ہیں۔
2. قرآن کریم پڑھنے سے اللہ تعالیٰ کی رحمت نازل ہوتی ہے۔

آدابِ تلاوت

i) قرآن پڑھنے سے پہلے وضو کر لیں۔

ii) قرآن کریم پاک وصاف جگہ پر بیٹھ کر پڑھیں۔

iii) قبلہ رُخ بیٹھ کر پڑھیں۔

iv) تلاوت سے پہلے تعوّذ یعنی اَعُوۡذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیۡمِ اور تسمیہ یعنی بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ضرور پڑھ لیا کریں۔

v) ٹھہر ٹھہر کر پڑھیں، جلدی سے نہ پڑھیں۔

حصہ (ب) میں چند سورتیں دی گئی ہیں۔ آپ ان سب کو اچھی طرح یاد کر لیں۔

(ب) حفظِ قرآن

سُوْرَةُ الْعَصْرِ مَكِّيَّةٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَالْعَصْرِ ۙ﴿۱﴾ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِيْ خُسْرٍ ۙ﴿۲﴾ اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا

الصّٰلِحٰتِ وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ ۙ۵ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ ﴿۳﴾ ع

سُوْرَةُ الْمَاعُوْنِ مَكِّيَّةٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَرَءَيْتَ الَّذِيْ يُكَذِّبُ بِالدِّيْنِ ؕ﴿۱﴾ فَذٰلِكَ الَّذِيْ يَدُعُّ

الْيَتِيْمَ ۙ﴿۲﴾ وَلَا يَحُضُّ عَلٰى طَعَامِ الْمِسْكِيْنِ ؕ﴿۳﴾ فَوَيْلٌ

لِّلْمُصَلِّيْنَ ۙ﴿۴﴾ الَّذِيْنَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُوْنَ ۙ﴿۵﴾ الَّذِيْنَ

هُمْ يُرَآءُوْنَ ۙ﴿۶﴾ وَيَمْنَعُوْنَ الْمَاعُوْنَ ﴿۷﴾ ع

سُوْرَةُ الْكَوْثَرِ مَكِّيَّةٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اِنَّآ اَعْطَيْنٰكَ الْكَوْثَرَ ؕ﴿۱﴾ فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ ؕ﴿۲﴾

اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْاَبْتَرُ ﴿۳﴾ ع

سُوْرَۃُ الْکٰفِرُوْنَ مَکِّیَّۃٌ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

قُلْ یٰۤاَیُّھَا الْکٰفِرُوْنَ ۙ﴿۱﴾ لَاۤ اَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ ۙ﴿۲﴾ وَ لَاۤ اَنْتُمْ
عٰبِدُوْنَ مَاۤ اَعْبُدُ ۚ﴿۳﴾ وَ لَاۤ اَنَا عَابِدٌ مَّا عَبَدْتُّمْ ۙ﴿۴﴾ وَ لَاۤ اَنْتُمْ
عٰبِدُوْنَ مَاۤ اَعْبُدُ ؕ﴿۵﴾ لَکُمْ دِیْنُکُمْ وَ لِیَ دِیْنِ ﴿۶﴾

(ج) حفظ و ترجمہ

رکوع کی تسبیح

سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ

"میں پاکی بیان کرتا ہوں اپنے پروردِگار بزرگ کی"

تسمیع

سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ ط

"اللہ نے اس کو سن لیا جس نے اس کی تعریف کی"

تحمید

رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ ط

"اے ہمارے پروردِگار تیرے ہی لئے تمام تعریفیں ہیں"

سجدے کی تسبیح

سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی

"میں پاکی بیان کرتا ہوں اپنے پروردِگار برتر کی"

دُعا

رَبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا

"اے پروردِگار! میرے علم میں اضافہ فرما"

جَزَاكَ اللّٰہُ خَیْرًا

"اللہ تجھے بہترین بدلہ دے"

سُورَةُ الْإِخْلَاصِ مَكِّيَّةٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ﴿١﴾ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ﴿٢﴾ لَمْ يَلِدْ ۙ وَلَمْ يُوْلَدْ ﴿٣﴾

وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ﴿٤﴾

ترجمہ: شروع اللہ کا نام لے کر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

کہہ دو کہ وہ اللہ ایک ہے (۱) (وہ) اللہ بے نیاز ہے (۲) نہ وہ کسی کا باپ ہے اور نہ کسی کا بیٹا (۳) اور نہ کوئی اس کی ہمسری کرنے والا ہے (۴)

مشق

1 خالی جگہ پُر کریں۔

الف) قرآن مجید .... کتاب ہے۔

ب) شروع اللہ تعالیٰ کے .... سے جو بڑا مہربان، نہایت رحم والا ہے۔

ج) رَبِّ زِدْنِیْ .... ۔

د) وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ .... أَحَدٌ۔

ہ) قرآن مجید .... زبان میں نازل ہوا۔

2 درست الفاظ لگا کر سورۃ اخلاص مکمل کریں۔

قُلْ هُوَ اللّٰهُ ________ ﴿١﴾ ________ الصَّمَدُ ﴿٢﴾ لَمْ يَلِدْ ۙ ________ ﴿٣﴾

وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ ________ اَحَدٌ ﴿٤﴾

3 کالم (الف) کو کالم (ب) سے اس طرح ملائیں کہ مفہوم واضح ہو جائے۔

	(کالم الف)	(کالم ب)
(الف)	رَبِّ زِدْنِیْ	خَیْرًا
(ب)	جَزَاکَ اللّٰهُ	رَبِّیَ الْعَظِیْم
(ج)	سُبْحَانَ	عِلْمًا
(د)	لَمْ یَلِدْ	لَکَ الْحَمْدُ
(ہ)	رَبَّنَا	وَلَمْ یُوْلَدْ

4 مندرجہ ذیل سوالات کے زبانی جوابات دیں۔

(الف) قرآن کریم پڑھنے سے پہلے کیا کرنا چاہیے؟

(ب) سورۃ الفاتحہ کا آغاز کس لفظ سے ہوتا ہے؟

(ج) اللہ الصمد کے معنی بتائیں۔

(د) تعوّذ کب پڑھنا چاہیے؟

کیا آپ جانتے ہیں؟

حروف مقطّعات وہ حروف ہوتے ہیں جو الگ الگ کر کے ادا کیے جاتے ہیں جیسے:

الٓمٓ ، الٓمٓصٓ ، الٓرٰ ، الٓمّٓرٰ ، حٰمٓ وغیرہ

برائے اساتذہ

بچوں کو یہ تین پارے ناظرہ، تجوید کے قواعد اور تلفّظ کی صحت کے ساتھ پڑھائے جائیں۔ بچوں کو حروف مقطّعات کی ادائیگی اور ان کی تعداد کے بارے میں بھی بتایا جائے۔

باب دوم

ایمانیات اور عبادات

(الف) عقائد

مقاصدِ تدریس

اس سبق کی تکمیل کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

- عقیدے کے مفہوم سے آگاہ ہو سکیں۔
- مسلمان کسے کہتے ہیں اور وہ کن کن باتوں پر ایمان رکھتے ہیں۔
- فرشتے کون ہیں۔
- اللہ تعالیٰ نے انسانوں کی ہدایت کیلئے کون کونسی کتابیں نازل کیں اور کس کس پیغمبر پر یہ کتابیں اُتاری گئیں۔

عقائد (ایمانیات)

عقائد عقیدہ کی جمع ہے۔ اس کے معنی ہیں پختہ یقین۔ عقیدہ یا ایمان سے مراد درج ذیل باتوں کو سچے دل سے ماننا اور زبان سے اقرار کرنا ہے۔

(i اللہ تعالیٰ کو ذات و صفات میں ایک ماننا۔

(ii فرشتوں پر ایمان لانا۔

(iii اللہ کی کتابوں پر ایمان لانا۔

(iv اللہ کے پیغمبروں پر ایمان لانا۔

(v یوم آخرت پر ایمان رکھنا۔

(vi اچھی اور بُری تقدیر پر ایمان لانا۔

مسلمان ہونے کے لیے درج بالا باتوں پر ایمان لانا ضروری ہے۔ یہ ایمان کے اجزاء ہیں اور انہی کو اسلامی عقائد بھی کہا جاتا ہے۔

1۔ اللہ تعالیٰ پر ایمان لانا

اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے سے مراد یہ ہے کہ یہ یقین رکھا جائے کہ اللہ ایک ہے، اس کا کوئی شریک نہیں اور وہ تمام جہانوں کا خالق و مالک ہے۔ ہر چیز اسی کے اختیار میں ہے اور ہم اس کے بندے ہیں اور وہ ہمارا پالنے والا ہے۔ وہ ہر عیب و نقص سے پاک ہے اور وہ ایک بزرگ ذات ہے۔

2۔ فرشتوں پر ایمان لانا

فرشتوں پر ایمان لانے سے مراد یہ ہے کہ یہ یقین رکھا جائے کہ ملائکہ اللہ کی ایک ایسی مخلوق ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے نور سے پیدا فرمایا ہے۔ یہ ہر وقت اللہ کے احکام پر عمل کرنے میں مصروف رہتے ہیں۔ اِن کو کھانے، پینے، سونے اور جاگنے کی ضرورت نہیں۔

اِن میں سے چار بڑے فرشتوں کے نام یہ ہیں:

i) حضرت جبرائیل علیہ السلام
ii) حضرت میکائیل علیہ السلام
iii) حضرت اسرافیل علیہ السلام
iv) حضرت عزرائیل علیہ السلام

3۔ آسمانی کتابوں پر ایمان لانا

آسمانی کتابوں پر ایمان لانے سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے جن جن پیغمبروں پر کتابیں اور صحیفے نازل کئے ان پر سچے دل سے ایمان لایا جائے کہ وہ اللہ کی طرف سے نازل ہوئی تھیں۔ اِن میں تورات، زبور، انجیل اور قرآن مجید مشہور آسمانی کتابیں ہیں۔ قرآن مجید انسانوں کے لئے قیامت تک ہدایت کا آخری ذریعہ ہے۔ اس کے بعد کوئی اور کتاب نازل نہیں ہوگی۔ زبور حضرت داؤد علیہ السلام پر، تورات حضرت موسیٰ علیہ السلام پر، انجیل حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر اور قرآن مجید حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر نازل ہوئی۔

4۔ پیغمبروں پر ایمان لانا

پیغمبروں پر ایمان لانے سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مختلف زمانوں اور مختلف قوموں میں

انسانوں کو سیدھی راہ دکھانے کے لئے جن ہستیوں کا انتخاب کیا ان کو سچے دل سے مانا جائے۔ انہیں اللہ کا منتخب کردہ سمجھا جائے۔ پیغمبروں میں سب سے پہلے پیغمبر حضرت آدم علیہ السلام اور آخری پیغمبر حضرت محمد ﷺ ہیں۔ حضرت محمد ﷺ اللہ کے آخری نبی اور رسول ہیں۔ آپ ﷺ پر نبوت کا سلسلہ ختم ہو گیا۔ اب قیامت تک کوئی نبی اور رسول نہیں آئے گا۔

5۔ قیامت کے دن پر ایمان لانا

قیامت کے دن پر ایمان لانے سے مراد یہ ہے کہ یہ دنیا اور اِس کی ہر چیز فانی ہے۔ ایک مقررہ وقت پر سب کچھ ختم ہو جائے گا۔ تمام انسان اللہ کے سامنے حاضر کئے جائیں گے۔ جہاں وہ اپنے ایک ایک عمل کے جوابدہ ہوں گے۔ وہ لوگ جنہوں نے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی ہدایات کے مطابق زندگی گزاری ہوگی۔ انہیں جنّت ملے گی جبکہ غلط راستوں پر چلنے والوں کو جہنّم میں ڈالا جائے گا۔

6۔ اچھی بُری تقدیر پر ایمان لانا

اچھی اور بُری تقدیر پر ایمان لانے کا مطلب یہ ہے کہ انسان اس بات کو دل میں بٹھا لے کہ اچھی اور بُری تقدیر اللہ ہی کی جانب سے ہے۔

مشق

1 درج ذیل سوالات کے مختصر جواب تحریر کریں۔

الف) ایمان کی تعریف کیجئے۔

ب) اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے سے کیا مراد ہے؟

ج) چار بڑے فرشتوں کے نام بتائیں۔

د) پیغمبروں پر ایمان لانے سے کیا مراد ہے؟

کیا آپ جانتے ہیں؟

- قرآنِ مجید میں سب سے زیادہ آیات عقیدۂ توحید کے بارے میں نازل ہوئی ہیں۔
- حضرت یونس علیہ السلام اللہ کے وہ نبی گزرے ہیں جو مچھلی کے پیٹ میں چلے گئے تھے۔

2 خالی جگہ پُر کریں۔

الف) ایمان سے مراد .... ہے۔

ب) ایمان کے اجزاء کو .... بھی کہا جاتا ہے۔

ج) ایمان کے اجزاء یعنی اسلامی عقائد کی تعداد .... ہے۔

د) فرشتے اللہ تعالیٰ کی مرضی کے بغیر کوئی .... نہیں کرتے۔

ہ) غلط راستوں پر چلنے والوں کو .... میں ڈالا جائے گا۔

3 درست اور غلط کی نشاندہی کریں۔

الف) عقائد ایمان کی جمع ہے۔	صحیح ☐	غلط ☐
ب) اللہ تعالیٰ کی ذات ہر عیب و نقص سے پاک ہے۔	صحیح ☐	غلط ☐
ج) حضرت داؤد علیہ السلام پر تورات نازل ہوئی۔	صحیح ☐	غلط ☐
د) نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر نبوت کا سلسلہ ختم ہو گیا۔	صحیح ☐	غلط ☐
ہ) غلط راستوں پر چلنے والوں کو جہنّم میں ڈالا جائے گا۔	صحیح ☐	غلط ☐

زبانی سرگرمیاں

اُستاد/ اُستانی طلبا و طالبات سے درج ذیل سوالات زبانی پوچھیں۔ ان سوالات کے پوچھنے سے طلباء کی دلچسپی مزید بڑھے گی اور وہ اپنی سمجھ کے مطابق جواب دیں گے۔

- حضرت داؤد علیہ السلام پر کونسی کتاب نازل کی گئی؟
- بنیادی عقائد پر ایمان لانے والوں کو کیا کہتے ہیں؟
- اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو کس چیز سے پیدا کیا ہے؟

برائے اساتذہ

اگر بچے/ بچیاں زبانی سوالات کے جواب نہ دے سکیں تو اُستاد/ اُستانی کو چاہئے کہ وہ دوبارہ سے سبق کو پڑھائیں تا کہ طلباء زبانی سرگرمی کی مشق سے مستفید ہو سکیں۔ اُستاد/ اُستانی طلباء و طالبات کو سبق میں سے جواب ڈھونڈنے کی اجازت دے سکتے ہیں۔

(ب) ارکانِ اسلام

مقاصدِ تدریس

اس سبق کی تکمیل کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

- دینِ اسلام کے ارکان جان سکیں کہ کون کون سے ہیں۔
- دین کی بنیادی عبادتیں کون سی ہیں۔
- مسلمان بننے کے لئے کون سی باتوں پر عمل کرنا ضروری ہے۔
- زکوٰۃ کا مفہوم بیان کرسکیں۔
- اسلام میں زکوٰۃ کی حیثیت بیان کرسکیں۔

ہم مسلمان ہیں اور ہمارا دین اسلام ہے۔ اللہ تعالیٰ کے نزدیک اسلام ہی سچا دین ہے۔ اس دین کے پانچ ارکان ہیں۔ انھی پانچ ارکان پر دینِ اسلام کی پوری عمارت کھڑی ہے۔ ان ہی پانچ ارکان کو ارکانِ اسلام کہا جاتا ہے۔ یہ پانچ ارکان یا ستون درج ذیل ہیں:

1. کلمہ شہادت (توحید و رسالت کی گواہی دینا)
2. نماز قائم کرنا۔
3. زکوٰۃ ادا کرنا۔
4. رمضان المبارک کے روزے رکھنا۔
5. حج کرنا۔

1۔ کلمہ شہادت (توحید و رسالت کی گواہی دینا)

ارکانِ اسلام میں سب سے اہم کلمہ شہادت ہے۔ جس کے الفاظ ہیں:

اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

ترجمہ: میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ وہ یکتا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اُس کے بندے اور اس کے (آخری) رسول ہیں۔

اللہ تعالیٰ کو معبود اور حضرت محمد ﷺ کو اس کا آخری رسول تسلیم کر لینے سے گواہی کی ظاہری طور پر ادائیگی ہو جاتی ہے لیکن اس زبانی گواہی کے ساتھ ضروری ہے کہ کلمہ پڑھنے والے کا دل اس گواہی کی تصدیق بھی کرے اور دل کی تصدیق کی عملی صورت، اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت ہے۔ ایسی اطاعت کہ دل کی تمام خواہشات شریعتِ اسلامی کے تابع ہو جائیں۔

2۔ نماز قائم کرنا

نماز دینِ اسلام کا دوسرا اہم رکن ہے جو ہر عاقل و بالغ مسلمان مرد و عورت پر دن رات میں پانچ مرتبہ فرض ہے۔ نماز مومنوں پر وقت کی پابندی کے ساتھ پڑھنا لازمی ہے۔ نماز قربِ خداوندی کا سب سے مؤثر وسیلہ ہے۔ نبی کریم ﷺ نے نماز کو دین کا ستون قرار دیا ہے اور جان بوجھ کر نماز چھوڑنے کو کافرانہ روش قرار دیا ہے۔ اسی لئے قیامت کے دن سب سے پہلے نماز کے بارے میں سوال ہوگا۔

نماز دینی تربیت کا اہم حصہ ہے۔ اس لئے ہر اُمّت پر فرض رہی ہے۔ نماز بے حیائی اور بُرے کاموں سے روکتی ہے۔

3۔ زکوٰۃ ادا کرنا

زکوٰۃ دینِ اسلام کا تیسرا اہم رکن ہے۔

زکوٰۃ کے معنی ہیں "پاک کرنا"۔ یہ مال کو پاک کرتا ہے۔ یہ ایک مالی عبادت ہے جو ہر مالدار مسلمان مرد و عورت پر فرض ہے۔ قرآن مجید میں نماز کی ادائیگی کے ساتھ ساتھ زکوٰۃ کی ادائیگی کا حکم بھی دیا گیا ہے۔ زکوٰۃ وہ عبادت ہے جس سے مالدار لوگ غریبوں اور ناداروں کی مدد کرتے ہیں۔

نصاب زکوٰۃ یہ ہے کہ اگر کسی مسلمان کے پاس ساڑھے سات تولے سونا یا ساڑھے باون تولے چاندی یا اس کی مالیت کے برابر رقم ایک سال سے جمع ہو تو اس میں سے اڑھائی فیصد ($2\frac{1}{2}$ فیصد) ضرورت مند کو دیں۔ اللہ تعالیٰ صرف حلال طریقے سے کمائے ہوئے مال پر دی ہوئی زکوٰۃ قبول کرتا ہے۔ چوری، رشوت، بے ایمانی اور حرام کے مال پر زکوٰۃ قبول نہیں ہوگی۔

4۔ رمضان المبارک کے روزے رکھنا

روزہ دینِ اسلام کا چوتھا بنیادی رکن ہے۔ یہ ایک جسمانی عبادت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں پر رمضان کے روزے فرض کئے ہیں۔ روزے سے انسان میں برداشت اور صبر کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔ روزے کی حالت میں جہاں کھانے پینے پر پابندی ہوتی ہے وہاں روزے میں ہر برائی سے بچنا اور گناہوں سے دور رہنا بھی لازمی ہوتا ہے۔

5۔ حج کرنا

حج دینِ اسلام کا پانچواں رکن ہے۔ حج سے مراد ذی الحجہ کے مہینے میں اللہ تعالیٰ کے گھر (خانہ کعبہ) کی زیارت کرنا اور حج کے ارکان ادا کرنا ہے۔ یہ عبادت ان مسلمانوں پر زندگی میں ایک مرتبہ فرض کی گئی ہے جو حج کا خرچ برداشت کر سکتے ہوں اور تندرست ہوں۔ حج میں تمام عبادتوں کی روح شامل ہے۔ اس لئے آپ ﷺ نے فرمایا: جو کوئی اللہ تعالیٰ کے حکم کی تعمیل میں حج کرتا ہے اور (دورانِ حج) برائیوں سے باز رہتا ہے وہ گناہوں سے اِس طرح پاک ہو کر لوٹتا ہے گویا ابھی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا ہو۔ (بخاری)

مشق

کیا آپ جانتے ہیں؟

- قرآنِ مجید میں 700 مقامات پر نماز کی تاکید اور بجا آوری کا حکم دیا گیا ہے۔
- آنحضرت ﷺ نے اپنی زندگی میں صرف ایک حج کیا تھا جسے حجۃ الوداع کہتے ہیں۔

1 درج ذیل سوالات کے مختصر جواب تحریر کریں۔

الف) ارکانِ اسلام سے کیا مراد ہے؟

ب) ارکانِ اسلام کی اہمیت بیان کریں۔

ج) کلمہ شہادت میں ہم کن باتوں کی گواہی دیتے ہیں؟

د) حج کن لوگوں پر فرض ہے؟

2 خالی جگہوں کو مناسب لفظ لگا کر پُر کریں۔

الف) ہمیں کسی حال میں بھی .... کو ترک نہیں کرنا چاہیے۔

ب) دین کی عمارت .... ارکان پر کھڑی ہے۔

ج) روزہ ایک .... عبادت ہے۔

3 کالم (الف) کو کالم (ب) سے ملائیں۔

	(کالم الف)	(کالم ب)
(الف)	میں گواہی دیتا ہوں کہ	گناہوں سے دور رہنا بھی لازمی ہے۔
(ب)	زکوٰۃ اسلام کا	کی روح شامل ہے۔
(ج)	روزے میں برائی سے بچنا اور	اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں۔
(د)	حج میں تمام عبادتوں	زکوٰۃ قبول نہیں ہوگی۔
(ہ)	چوری، رشوت خوری، بے ایمانی اور حرام کے مال پر	تیسرا رکن ہے۔

زبانی سرگرمیاں

اُستاد/اُستانی یہ سوالات طلباء و طالبات سے زبانی پوچھیں اگر بچے جواب نہ دے سکیں تو سبق دوبارہ پڑھائیں۔ بچوں کو سبق سے جواب ڈھونڈنے کی اجازت دی جائے۔

- اللہ کے نزدیک سچا دین کونسا ہے؟
- کلمہ شہادت اسلام کا کون سا رکن ہے؟
- زکوٰۃ کیسی عبادت ہے؟
- مسلمان بننے کے لئے کون سی باتوں پر عمل کرنا ضروری ہے؟

برائے اساتذہ

طلبہ کو وضاحت سے زکوٰۃ اور اس کے نصاب کی تفصیل بتائیں۔

(ج) اللہ تعالیٰ کے حقوق

مقاصدِ تدریس

اس سبق کے پڑھنے کے بعد طلبہ یہ جان سکیں گے کہ:

- بندوں پر اللہ تعالیٰ کے کیا حقوق ہیں۔
- بندوں کو اللہ تعالیٰ کے حقوق کیوں پورے کرنے چاہئیں۔
- بندوں کو اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا شکر کس طرح ادا کرنا چاہیئے۔

اللہ تعالیٰ کی نعمتیں

اللہ تعالیٰ نے اس دنیا کو بنایا۔ وہ ہمارا خالق و مالک ہے۔ اس نے ہماری ہر ضرورت کو اچھے طریقے سے پورا کرنے کا انتظام فرمایا۔ ہمیں چلنے پھرنے اور رہنے کے لئے زمین عطا کی۔ زمین سے رزق پیدا کیا۔ زندہ رہنے کے لئے ہوا، پانی، روشنی اور اناج مہیا کیا۔ ہماری ہدایت کے لئے نبی و رسول بھیجے۔ ہمیں ماں باپ، بہن بھائیوں اور اولاد کی شکل میں خوبصورت رشتے عطا کئے۔ اللہ تعالیٰ اس پوری کائنات اور یہاں کی ہر چیز کا خالق ہے۔ اس نے اپنی ساری نعمتیں اپنے بندوں کے لئے پیدا کی ہیں۔ اب یہ بندوں کا فرض ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کریں اور اس کے تمام حقوق ادا کریں اللہ تعالیٰ کے حقوق کو حقوق اللہ کہا جاتا ہے جو یہ ہیں:

1۔ توحید کا اقرار

توحید کا اقرار اللہ تعالیٰ کا پہلا حق ہے۔ توحید سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کو ذات و صفات میں یکتا مانا جائے۔ اس کے ساتھ کسی بھی مخلوق کو شریک نہ ٹھہرایا جائے۔ صرف اسی کی عبادت کی جائے۔ خالق اور مالک صرف اسی کو سمجھا جائے اور اسی سے مدد مانگی جائے۔

اللہ تعالیٰ کے حقوق ادا کرنے کا بہترین طریقہ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا اور اس کی عبادت و اطاعت ہے۔

2۔ اطاعت اور فرماں برداری

اللہ تعالیٰ کا اپنے بندوں پر دوسرا حق یہ ہے کہ اس کے بندے اس کے احکام کی تعمیل کریں۔ اللہ تعالیٰ نے جن کاموں کا حکم دیا ہے انہیں مانیں اور جن کاموں سے منع کیا ہے ان سے باز رہیں۔

3۔ عبادات

عبادت سے مراد ہر وہ عمل ہے جس کے کرنے سے اللہ تعالیٰ راضی اور خوش ہوتا ہے۔ اللہ کو خوش کرنے کے لئے نماز پڑھیں، روزے رکھیں، صدقہ و خیرات کریں، استطاعت ہو تو حج کریں، ناداروں اور غریبوں کی مدد کریں، بھوکوں کو کھانا کھلائیں اور ہمیشہ سچ بولیں۔

4۔ توکل

توکل کا مطلب بھروسہ کرنا ہے۔ ہمیں چاہئے کہ کسی بھی کام کو اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرتے ہوئے شروع کریں۔ اس کی کامیابی کے لئے ہر طرح کی کوشش کریں اور پھر نتیجہ اللہ پر چھوڑ دیں۔

5۔ شکر

اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو بے حساب نعمتیں عطا کی ہیں۔ بندوں کا یہ فرض ہے کہ وہ ان نعمتوں کا شکر ادا کریں اور ان نعمتوں کی ناقدری نہ کریں۔

اللہ تعالیٰ کے اور بھی بہت سے حقوق ہیں جن میں اللہ سے محبت کرنا، اس سے ڈرنا، اس کی راہ میں ہر طرح کی قربانی دینا اور آخری نبی حضرت محمد ﷺ اور قرآنِ مجید کی اطاعت کرنا بھی شامل ہیں۔

کیا آپ جانتے ہیں؟

- حق دار کو اس کا حق دینا ہی عدل و انصاف ہے۔
- کسی بھی چیز کو اس کا صحیح مقام و مرتبہ دینا اُس کا حق کہلاتا ہے۔

مشق

1 درج ذیل سوالوں کے مختصر جواب تحریر کریں۔

الف) اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو بے شمار نعمتیں عطا کی ہیں چند ایک کا ذکر کریں۔

ب) اللہ تعالیٰ کے کوئی سے تین حقوق بیان کریں۔

ج) توکّل سے کیا مراد ہے؟ توکل کس طرح کیا جاتا ہے؟

2 خالی جگہوں کو صحیح جواب کا انتخاب کر کے پُر کریں۔

الف) اللہ تعالیٰ کے حقوق کو .... کہتے ہیں۔

(حقوق العباد / حقوق اللہ)

ب) بندوں کا فرض ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا .... ادا کرے۔

(حق / شکر)

ج) توکّل کا مطلب .... ہے۔

(بھروسہ / بے یقینی)

د) اللہ نے اپنے بندوں کی ہدایت کے لئے .... بھیجے۔

(جن، فرشتے / نبی، رسول)

ہ) اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو بے حساب .... عطا کی ہیں۔

(نعمتیں / پریشانیاں)

زبانی سرگرمیاں

طلبہ و طالبات اپنی سمجھ کے مطابق ان سوالوں کے جواب دیں۔

- بندوں کو اللہ کے حقوق کیوں پورے کرنے چاہئیں؟
- توکّل اختیار کرنے سے کیا ہوتا ہے؟
- ہمارے لئے اللہ کی نعمتوں کا شمار کرنا ناممکن کیوں ہے؟

(د) بندوں کے حقوق

مقاصدِ تدریس

اس سبق کے مطالعہ کے بعد طلبہ جان سکیں گے کہ:

- بندوں کے بندوں پر کیا حقوق ہیں۔
- ان حقوق کو کیسے ادا کرنا ہے۔
- ان حقوق کے ادا کرنے سے معاشرے میں کیا مثبت تبدیلیاں رونما ہوتی ہیں۔

حقوق العباد

بندوں کے حقوق کو حقوق العباد کہا جاتا ہے۔ اسلام نے بندوں کے حقوق ادا کرنے پر بہت زور دیا ہے۔ اگر بندے ایک دوسرے کے حقوق ادا کرتے رہیں تو معاشرے میں کبھی بدامنی اور بے سکونی پیدا نہیں ہوگی بلکہ لوگوں کے درمیان محبت اور تعاون کے جذبات پروان چڑھتے ہیں۔ ہمیں چاہئے کہ ہم دوسرے انسانوں کے ساتھ اُس طرح پیش آئیں جیسا ہمیں اللہ اور اللہ کے رسول ﷺ نے بتایا ہے۔ بندوں کے حقوق میں والدین، اولاد، رشتہ داروں اور عام انسانوں کے حقوق شامل ہیں اور انہیں ادا کرنا ہم سب کا فرض ہے۔

1۔ والدین کے حقوق

والدین کا رشتہ سب سے اہم رشتہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں والدین کے حقوق کا خاص طور پر ذکر کیا ہے۔ والدین کا پہلا حق یہ ہے کہ ان کی اولاد ان کا ہر جائز حکم مانے' ان کی خدمت کرے' ان کا احترام کرے' ان کی ضروریات کا خیال رکھے۔ دینِ اسلام تو مشرک والدین کے ساتھ بھی اچھا برتاؤ کرنے کا حکم دیتا ہے۔

2۔ اولاد کے حقوق

اولاد کا بنیادی حق یہ ہے کہ ان کے والدین انہیں ضروریات زندگی فراہم کریں' تمام اولاد

سے ایک جیسی محبت اور یکساں سلوک کریں، ان کی اچھی تعلیم و تربیت کا اہتمام کریں۔

3۔ رشتہ داروں کے حقوق

اسلام نے رشتے داروں کے یہ حقوق بتائے ہیں کہ ان کے ساتھ اچھا سلوک کیا جائے، ان سے تعلق نہ توڑے، ان کی غلطیوں سے درگذر کرے۔ ان کی غمی خوشی میں شریک ہو جائے اور انہیں اچھے مشورے دیں۔

4۔ یتیموں کے حقوق

یتیموں کا پہلا حق یہ ہے کہ ان سے محبت اور شفقت رکھی جائے اور ان کے مال کی حفاظت کی جائے، ان کی دیکھ بھال کی جائے اور بالغ ہونے پر اِن کا مال ان کے حوالے کیا جائے۔

5۔ پڑوسیوں کے حقوق

پڑوسیوں کے حقوق یہ ہیں کہ ان سے اچھا سلوک کیا جائے' ان کی غمی خوشی میں شریک ہوا جائے، ہر موقع پر ان کی مدد کی جائے، ان سے تعلقات کو خراب نہ کیا جائے اور کوئی ایسا کام نہ کیا جائے جس سے انہیں تکلیف پہنچے۔

کیا آپ جانتے ہیں؟

اللہ تعالیٰ نے قرآنِ مجید میں بندوں کے حقوق میں سب سے پہلے والدین کے حقوق کا ذکر کیا ہے۔

مشق

1 ذیل میں دیے گئے سوالوں کے مختصر جواب تحریر کریں۔

الف) والدین کے حقوق کیا کیا ہیں؟ تحریر کریں۔

ب) دینِ اسلام نے بندوں کے حقوق واضح کئے ہیں ان حقوق کو پورا کرنے سے جو فائدے حاصل ہوتے ہیں وہ تحریر کریں۔

ج) پڑوسیوں اور یتیموں کے کوئی سے دو، دو حقوق تحریر کریں۔

2 صحیح اور غلط جملوں کی نشاندہی کریں۔

الف) قرآن وسنت میں بندوں کے حقوق کی بہت اہمیت بتائی گئی ہے۔ صحیح غلط

ب) والدین کا رشتہ سب سے اہم رشتہ ہے۔ صحیح غلط

ج) یتیموں کا حق یہ ہے کہ ہم ان کا ادب کریں۔ صحیح غلط

د) ایک دوسرے کے حقوق ادا کرنے سے معاشرے میں بدامنی پھیلتی ہے۔ صحیح غلط

3 درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔

الف) حقوق العباد سے مراد:

اللہ تعالیٰ کے حقوق   بندوں کے حقوق   جانوروں کے حقوق

ب) اولاد کی تعلیم وتربیت کس کا فرض ہے:

اللہ تعالیٰ کا   تمام بندوں کا   والدین کا

ج) اللہ تعالیٰ کے حق کے بعد سب سے پہلے کس کے حق کا حکم ہے:

پڑوسیوں کے   والدین کے   اولاد کے

زبانی سرگرمیاں

بچوں سے یہ سوالات زبانی پوچھے جائیں۔

- دوستوں کو آپس میں کیسے رہنا چاہئے؟ اس بارے میں ہمارا مذہب کیا تعلیم دیتا ہے؟
- حقوق العباد سے کیا مراد ہے؟
- بندوں کے حقوق میں کن کن لوگوں کے حقوق شامل ہیں؟
- ایک دوسرے کے حقوق پورے نہ کئے جائیں تو اس سے کیا نقصانات ہو سکتے ہیں؟

باب سوم

سیرت طیبہ

حضرت محمد ﷺ کی حیاتِ طیبہ

پہلی وحی کا پہلا مقام ''غارِ حرا''

نزولِ وحی

مقاصدِ تدریس

اس سبق کو پڑھ کر طلبہ کو آگاہی ہوگی کہ:

- وحی کسے کہتے ہیں۔
- ہمارے پیارے نبی حضرت محمد ﷺ پر پہلی وحی کب کہاں اور کیسے نازل ہوئی۔
- اللہ کی طرف سے پہلی وحی کیا تھی۔
- وحی نے آپ ﷺ پر کیا اثر کیا؟

آنحضرت ﷺ انسان کامل اور خاتم النبیّن ہیں۔ آپ ﷺ کی شخصیت میں ہر اخلاقی صفت بدرجہ کمال پائی جاتی تھی۔ آپ ﷺ فضائل و اخلاق کا بہترین نمونہ تھے۔ آپ ﷺ کی سیرتِ طیّبہ کو جاننا مسلمانوں کے لئے نہایت ضروری ہے کیونکہ ہمیں خالقِ کائنات نے اپنی کتاب قرآن مجید میں یہی حکم دیا

ہے کہ ان کے نقشِ قدم پر چلیں۔ ان کی پیروی کریں۔ ان کے اُسوۂ حسنہ کو اپنی زندگی کے لئے نمونہ عمل قرار دیں اور اس کی روشنی میں ساری زندگی بسر کر دیں۔

وحی کا مطلب

وحی کے لفظی معنی ہیں چپکے سے کسی کے دل میں کوئی بات ڈال دینا یا اشارے سے سمجھا دینا۔

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کے آخری نبی اور رسول ہیں۔ جب پیارے نبی ﷺ کی عمر مبارک چالیس برس کے قریب پہنچی تو آپ ﷺ تنہائی پسند ہو گئے۔ آپ ﷺ اکثر غارِ حرا میں جا کر اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے۔ غارِ حرا مکہ معظّمہ سے تین میل کے فاصلے پر ہے۔ جب آپ ﷺ کی عمر پوری چالیس برس ہو گئی تو ایک روز حضرت جبرائیل علیہ السلام قرآنِ مجید کی چند آیات لیکر غارِ حرا میں تشریف لائے اور آپ ﷺ سے کہا اِقْرَاء ''پڑھیئے'' آپ ﷺ نے جواب دیا ''میں پڑھنا نہیں جانتا''۔ اس طرح حضرت جبرائیل علیہ السلام نے دو مرتبہ کیا پھر آپ ﷺ کو سینے سے لگا کر دبایا اور کہا ''پڑھیئے''۔ آپ ﷺ نے دونوں مرتبہ وہی جواب دیا۔ اس کے بعد حضرت جبرائیل علیہ السلام نے آپ ﷺ کو پھر سینے سے لگایا اور زور سے دبا کر سورۃ العلق کی درج ذیل آیات پڑھیں۔

اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِیْ خَلَقَ ۚ﴿۱﴾ خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ ۚ﴿۲﴾ اِقْرَاْ وَ رَبُّكَ الْاَكْرَمُ ۙ﴿۳﴾
الَّذِیْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ ۙ﴿۴﴾ عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا لَمْ یَعْلَمْ ؕ﴿۵﴾ (العلق:۱۔۵)

ترجمہ: پڑھیئے اپنے پروردِگار کے نام سے جس نے پیدا کیا۔ جس نے انسان کو جمے ہوئے خون سے پیدا کیا۔ پڑھیئے اور آپ کا ربّ بڑا کریم ہے۔ جس نے قلم کے ذریعے علم سکھایا۔ انسان کو وہ کچھ سکھایا جو وہ نہیں جانتا تھا۔

حضور اکرم ﷺ نے سورہ علق کی یہ آیات پڑھیں اور پھر یہ آیات آپ ﷺ کے دل پر نقش ہو گئیں۔ یہ پہلی وحی تھی جو آپ ﷺ پر نازل ہوئی۔ آپ ﷺ غارِ حرا سے نکلے اور اپنے گھر پہنچے۔ آپ ﷺ نے اپنی زوجہ محترمہ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا سے کہا مجھے کمبل اوڑھا دو۔ جب آپ ﷺ کو کچھ سکون ہوا تو

حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کو غارِ حرا کا تمام واقعہ سنایا اور پھر کہا مجھے اپنی جان کا خوف ہے۔ وفا شعار اور سمجھ دار بیوی نے آپ ﷺ کو تسلی دی اور کہا کہ اللہ آپ ﷺ کو کبھی نامراد نہیں کرے گا۔ آپ ﷺ مصیبت زدہ لوگوں کی مدد کرتے ہیں، کمزوروں کا سہارا بنتے ہیں، رشتہ داروں کا حق ادا کرتے ہیں، ضرورت مندوں کی ضرورت پوری کرتے ہیں، دوسروں کا بوجھ اٹھاتے ہیں، مہمانوں کی مہمان نوازی کرتے ہیں۔

کیا آپ جانتے ہیں؟

- آنحضرت ﷺ کو بی بی حلیمہ رضی اللہ عنہا کے علاوہ حضرت ثویبہؓ نے بھی اپنا دودھ پلایا تھا۔

مشق

1 ذیل میں دیے گئے سوالات کے جواب تحریر کریں۔

الف) پہلی نازل ہونے والی آیات کا ترجمہ لکھیے۔

ب) پہلی وحی کے موقع پر حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے آنحضرت ﷺ کے اخلاق کے بارے میں کیا فرمایا؟

ج) پہلی وحی کا آپ ﷺ پر کیا اثر ہوا؟

2 درج ذیل جملوں میں سے صحیح اور غلط کی نشاندہی کریں۔

الف) آنحضرت ﷺ پر پہلی وحی غارِ ثور میں نازل ہوئی۔	صحیح ☐	غلط ☐
ب) آنحضرت ﷺ بیالیس (42) برس کی عمر میں نبی بنائے گئے۔	صحیح ☐	غلط ☐
ج) وحی لانے والے فرشتے کا نام حضرت جبرائیل علیہ السلام ہے۔	صحیح ☐	غلط ☐
د) پہلی نازل ہونے والی آیات سورہ مزّمل کی تھیں۔	صحیح ☐	غلط ☐
ہ) غارِ حرا مکہ سے تین میل کے فاصلے پر ہے۔	صحیح ☐	غلط ☐

زبانی سرگرمیاں

ذیل میں دیے گئے سوالات بچوں سے زبانی پوچھے جائیں۔

- وحی کسے کہتے ہیں؟
- پہلی وحی میں کس بات کا ذکر کیا گیا ہے؟
- آنحضرت ﷺ غارِ حرا میں کیوں جایا کرتے تھے؟

2۔ دعوتِ اسلام

مقاصدِ تدریس

اس سبق کو پڑھ کر طلبہ یہ جان سکیں گے کہ:

- ہمارے پیارے نبی ﷺ نے کس طرح لوگوں کو اسلام کی دعوت دی۔
- لوگوں کو اپنی بات بتانے اور اللہ کا پیغام سنانے کیلئے کیا کوششیں کیں۔
- کن لوگوں نے آپ ﷺ کی بات کو مانا اور کن لوگوں نے اس دعوت کا اِنکار کیا۔

خفیہ تبلیغ

آنحضرت ﷺ نے نبوّت ملتے ہی لوگوں کو اسلام کی دعوت دینا شروع کر دی مگر قریش کی مخالفت کی وجہ سے شروع میں تبلیغ کو تین برس تک خفیہ رکھا گیا۔ خفیہ پیغام میں سب سے پہلے آپ ﷺ کی زوجہ محترمہ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے اسلام قبول کیا۔ دوستوں میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے بچوں میں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اور غلاموں میں حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول کیا۔ اس دوران کئی اور لوگ بھی مسلمان ہو گئے۔

خاندان والوں کو اسلام کی دعوت

آنحضرت ﷺ اور ان کے ساتھی تین برس تک خفیہ انداز میں اسلام کا پیغام دوسرے لوگوں تک پہنچاتے رہے۔ تین سال کے بعد اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو وحی کے ذریعے حکم دیا کہ اب آپ ﷺ کھل کر تبلیغ کریں اور سب سے پہلے اپنے خاندان والوں کو اسلام کی دعوت پیش کریں۔

اللہ تعالیٰ کے اس حکم کو پورا کرنے کے لئے آپ ﷺ نے اپنے خاندان کے افراد کو کھانے پر بُلایا۔ اس دعوت میں خاندان کے تقریباً چالیس افراد نے شرکت کی۔ کھانا کھا لینے کے بعد آپ ﷺ نے خاندان والوں کو اسلام کی دعوت پیش کی اور بتایا کہ اللہ نے مجھے رسول بنا کر بھیجا ہے تاکہ میں لوگوں کو سیدھا راستہ دکھا سکوں۔ تو ابولہب کھڑا ہوا اور اس نے ہنگامہ مچا دیا اور پیارے نبی ﷺ کی شان میں گستاخی کی مگر حضرت علی رضی اللہ عنہ جو اس وقت صرف دس برس کے تھے کھڑے ہوئے اور کہنے لگے، اگرچہ میں کم عمر ہوں اور میری

ٹانگیں بھی کمزور ہیں مگر میں آپ ﷺ کا ساتھ دوں گا۔ آپ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو گلے سے لگا لیا اور خاندان کے باقی افراد آپ ﷺ کی دعوتِ حق کو ٹھکرا کر چل دیئے۔

دعوتِ عام

اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو حکم دیا کہ عام لوگوں کو اسلام کی دعوت دیں۔ وہ حکم یہ ہے:

ترجمہ: ''پس جو حکم آپ کو دیا گیا ہے وہ لوگوں کو سنائیے اور مشرکین کی کچھ پروانہ کیجئے'' (الحجر: ۹۴)

لہٰذا ایک روز اہل مکہ کو اسلام کا پیغام سنانے کے لئے آپ ﷺ کوہ صفا پر چڑھے اور اہلِ مکّہ کو جمع ہونے کے لئے پکارا۔ جب لوگ جمع ہو گئے تو آپ ﷺ نے اِن سے مخاطب ہو کر فرمایا کہ اے اہلِ مکہ اگر میں تم سے یہ کہوں کہ اس پہاڑ کے پیچھے ایک بڑا لشکر موجود ہے جو تم پر حملہ کرنے والا ہے تو کیا تم میری بات کا یقین کر لو گے؟ اہلِ مکہ نے یک زبان ہو کر کہا بے شک ہم آپ ﷺ کی بات مان لیں گے کیونکہ آپ ﷺ صادق اور امین ہیں اور ہم نے آپ ﷺ کو کبھی جھوٹ بولتے نہیں پایا۔ ان کا یہ جواب سن کر آپ ﷺ نے فرمایا کہ میں تم سے کہتا ہوں کہ ایک اللہ پر ایمان لے آؤ اسی کو اپنا معبود بناؤ۔ اسی میں تمہاری بھلائی ہے۔ ابولہب آپ ﷺ کی یہ بات سن کر غصے میں آ گیا اور آپ ﷺ کی شان میں گستاخی کرنے لگا۔ مکہ کے باقی لوگ بھی واپس پلٹ گئے۔ اسی دن سے کفار مکہ آپ ﷺ کی جان کے دشمن بن گئے اور آپ ﷺ نے بھی کھلم کھلا اسلام کا پیغام پہنچانا شروع کر دیا۔

کیا آپ جانتے ہیں؟

ابو جہل کا اصل نام عمرو بن ہشام تھا۔

مشق

1 درج ذیل میں دیے گئے سوالات کے جواب مختصراً تحریر کریں۔

الف) حضور اکرم ﷺ پر سب سے پہلے کون کون لوگ ایمان لائے؟

ب) بچوں میں سب سے پہلے کون اِسلام لایا؟

ج) جب آنحضرت ﷺ نے اپنے خاندان والوں کو اسلام کی دعوت دی تو انہوں نے کس قسم کے ردِ عمل کا اظہار کیا؟

2 مناسب الفاظ لگا کر خالی جگہ پُر کریں۔

الف) دعوت میں خاندان کے تقریباً .... افراد نے شرکت کی۔

ب) ابولہب نے آپ ﷺ کی شان میں .... کی۔

ج) آپ ﷺ .... پر چڑھ کر اہلِ مکہ سے مخاطب ہوئے۔

د) دعوت اسلام کے بعد کفارِ مکہ آپ ﷺ کی جان کے .... بن گئے۔

3 درست اور غلط کی نشاندہی کریں۔

	صحیح	غلط
الف) دوستوں میں سب سے پہلے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول کیا۔	صحیح	غلط
ب) خفیہ تبلیغ کے دوران اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو حکم دیا کہ عام لوگوں کو اسلام کی دعوت دیں۔	صحیح	غلط
ج) کفار بھی رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو صادق اور امین کہتے تھے۔	صحیح	غلط
د) آنحضرت ﷺ اور ان کے ساتھی چھ برس تک خفیہ انداز میں اسلام کا پیغام دوسروں تک پہنچاتے رہے۔	صحیح	غلط
ہ) غلاموں میں سب سے پہلے حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول کیا۔	صحیح	غلط

زبانی سرگرمیاں

اُستاد/اُستانی ذیل میں دیے گئے سوالات زبانی پوچھیں تا کہ بچے مکمل طور پر پُر اعتماد ہو سکیں۔

- خواتین میں سب سے پہلے کس نے اسلام قبول کیا؟
- شروع میں تبلیغ کو خفیہ رکھنے کا حکم کیوں دیا گیا؟
- آنحضرت ﷺ نے اپنے خاندان والوں کو کھانے پر کیوں مدعو کیا؟

برائے اساتذہ

سیرت طیبہ کے واقعات بچوں کو زیادہ سے زیادہ بتائیں۔ صرف کتاب پر انحصار نہ کریں بلکہ جتنا ممکن ہو سکے زیادہ معلومات آگے منتقل کریں۔ تبلیغِ دین کے سلسلے میں حضور ﷺ اور آپ ﷺ کے ساتھیوں کو جو مشکلات پیش آئیں انہیں آسان اور سلیس زبان میں دلچسپ بناتے ہوئے بچوں کو ضرور بتائیں۔

3۔ قریش کی مخالفت اور آپ ﷺ کی ثابت قدمی

مقاصدِ تدریس

اس سبق کو پڑھنے کے بعد طلبہ کو معلوم ہو سکے گا کہ:

- اللہ تعالیٰ سچے دل سے ایمان لانے والوں اور اس پر قائم رہنے والوں کو پسند کرتا ہے۔
- دین کے راستے میں صبر کرنا حضور ﷺ کا طریقہ ہے۔

پیارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جونہی اسلام کی تبلیغ شروع کی کفار کی مخالفتیں بھی اسی روز سے شروع ہوگئی کیونکہ کافر اپنے باپ دادا کے راستے کو کسی بھی قیمت پر چھوڑنے کے لئے تیار نہ تھے۔ کفار نے آنحضرت ﷺ کے مشن کو ناکام کرنے کے لئے کوئی کسر نہیں چھوڑی۔ جیسے جیسے مسلمانوں کی تعداد بڑھ رہی تھی ان ظالموں کے ظلم، دشمنیاں اور مخالفتیں بھی بڑھتی جا رہی تھیں۔

پہلے پہل انہوں نے آنحضرت ﷺ کا مذاق اُڑانا شروع کیا۔ وہ سرِ راہ آپ ﷺ پر ہنستے، آپ ﷺ کو دیوانہ اور مجنوں کہتے، کبھی وہ آپ ﷺ کو جادوگر اور کبھی شاعر کہتے، کبھی یہ مشہور کرتے کہ محمد ﷺ کو سرداری اور شہرت کا شوق ہے۔ لہٰذا ان چیزوں کو حاصل کرنے کے لئے وہ خود کو اللہ کا رسول کہتے ہیں۔ آنحضرت ﷺ نے کفار کی ان باتوں کی بالکل پرواہ نہ کی اور اسلام کی روشنی پھیلانے میں لگے رہے۔ پھر کفار کی ایک جماعت آپ ﷺ کے پیارے چچا جناب ابو طالب کے پاس آئی اور ان سے کہا کہ آپ اپنے بھتیجے کو سمجھائیں کہ وہ اس کام سے باز آجائیں اور ساتھ ہی انہوں نے دنیاوی چیزوں کا لالچ بھی دیا۔ مگر پیارے نبی ﷺ نے فرمایا کہ اللہ کی قسم اگر یہ کفار میرے ایک ہاتھ پر سورج اور دوسرے پر چاند بھی رکھ دیں تو میں تب بھی اس کام سے باز نہ آؤں گا۔ اس کے بعد کفار نے ایک اور طریقہ اختیار کیا کہ وہ

بدبخت جہاں بھی آپ ﷺ کو عبادت کرتے ہوئے دیکھتے تو زور زور سے تالیاں بجاتے' قہقہے لگاتے، مذاق اُڑاتے تاکہ عبادت میں خلل ڈال سکیں۔ ایک روز نماز ہی کی حالت میں آپ ﷺ کی پشتِ مبارک (کمر) پر اوجھڑی رکھ دی گئی۔ آپ ﷺ کی گردن مبارک میں چادر ڈال کر کھینچنے کی کوشش کی گئی۔ ابولہب کی بیوی آپ ﷺ کے راستے میں کانٹے بچھاتی۔ کفار آپ ﷺ کی دعوت و تبلیغ کو ناکام بنانے کے لئے یہ سب کچھ کر رہے تھے مگر آپ ﷺ ثابت قدمی کے ساتھ لوگوں تک اللہ تعالیٰ کا پیغام پہنچاتے رہے۔

کیا آپ جانتے ہیں؟

- حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اسلام لانے سے پہلے عبدالکعبہ کے نام سے پکارے جاتے تھے۔

مشق

1 ذیل میں دیے گئے سوالوں کے مختصر جواب تحریر کریں۔

الف) کفار نے نبی پاک ﷺ پر کیا کیا ظلم ڈھائے؟ مختصراً بیان کریں۔

ب) کفار نے آپ ﷺ کے چچا ابوطالب سے کیا مطالبہ کیا؟

ج) ابولہب کی بیوی نبی اکرم ﷺ کے ساتھ کیسا سلوک کرتی تھی؟

2 کالم (الف) کو کالم (ب) سے ملائیں۔

	کالم (الف)	کالم (ب)
(الف)	نبی کریم ﷺ نے جونہی اسلام کی تبلیغ شروع کی	اس پر قائم رہنے والوں کو پسند کرتا ہے۔
(ب)	کفار کبھی آپ ﷺ کو	اور اسلام کی روشنی پھیلانے میں مصروف رہے۔
(ج)	اللہ تعالیٰ سچے دل سے ایمان لانے والوں اور	کفار کی مخالفتیں بھی اسی روز سے شروع ہوگئیں۔
(د)	کفار کبھی یہ مشہور کرتے کہ محمد ﷺ کو	جادوگر اور شاعر کہتے۔
(ہ)	نبی کریم ﷺ نے کفار کی باتوں کی پروا نہیں کی	سرداری اور شہرت کا شوق ہے۔

3 درست اور غلط کی نشاندہی کریں۔

الف) جیسے جیسے مسلمانوں کی تعداد بڑھ رہی تھی کفار کی مخالفت کم ہوتی جا رہی تھی۔ صحیح ☐ غلط ☐

ب) دین کے راستے میں صبر کرنا حضور ﷺ کا طریقہ ہے۔ صحیح ☐ غلط ☐

ج) کافر اپنے باپ دادا کے راستے کو چھوڑنے پر تیار ہو گئے۔ صحیح ☐ غلط ☐

د) کفار کی ایک جماعت آپ ﷺ کے پاس آئی اور کہا کہ آپ اسلام کی تبلیغ سے باز آ جائیں۔ صحیح ☐ غلط ☐

ہ) کفار نے حالتِ نماز میں آپ کی پشت مبارک پر اوجھڑی رکھ دی۔ صحیح ☐ غلط ☐

زبانی سرگرمیاں

ذیل میں دیے گئے سوالات بچوں سے زبانی پوچھے جائیں۔

- کفار حضور ﷺ پر ظلم و ستم کیوں ڈھاتے تھے؟
- کفارِ مکّہ حضور ﷺ کا کس طرح مذاق اُڑاتے تھے؟

برائے اساتذہ

اُستاد/ اُستانی بچوں کو زیادہ سے زیادہ سیرتِ طیبہ ﷺ کے واقعات سنائیں۔ صرف نصابی کتاب پر انحصار نہ کریں۔ سنائے گئے واقعات ذہن نشین ہو جاتے ہیں اور بچوں کی معلومات میں اضافہ کا سبب بھی بنتے ہیں نیز غیر محسوس طریقے سے بچوں میں یہ احساس بھی اُجاگر ہو جائیگا کہ نصابی کتب کی معلومات سے ہٹ کر بھی معلومات اکھٹے کئے جا سکتے ہیں۔

4۔ ہجرتِ حبشہ

مقاصدِ تدریس

اس سبق کی تکمیل کے بعد طلبہ جان سکیں گے کہ:

- دین میں ہجرت کسے کہتے ہیں۔
- جب مسلمانوں نے ہجرت کی تو ان کو کون کون سی مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔
- ہجرت سے اہلِ ایمان کو کیا کیا فائدے حاصل ہوئے۔

اسلام کی خاطر اپنے وطن کو چھوڑ کر جانا ہجرت کہلاتا ہے۔ جب مسلمانوں پر کفارِ مکہ کے مظالم حد سے بڑھ گئے تو نبوت کے پانچویں سال ماہِ رجب میں گیارہ مردوں اور چار عورتوں نے ایک ملک حبشہ (ایتھوپیا) ہجرت کی۔ اس وقت ایک رحم دِل انسان نجاشی حبشہ کا بادشاہ تھا۔

اس ہجرت میں حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ اور حضور اکرم ﷺ کی پیاری صاحبزادی حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا بھی شامل تھیں۔ کفارِ مکہ اس قافلے کا راستہ روکنے میں ناکام ہو گئے اور مسلمان حبشہ میں اطمینان سے رہنے لگے۔ مگر چند مہینوں کے بعد مہاجرین کے کانوں تک یہ بات پہنچی کہ کفارِ مکہ نے اسلام قبول کر لیا ہے۔ لہٰذا مسلمان حبشہ سے دوبارہ مکہ لوٹ آئے، لیکن مکہ پہنچ کر پتہ چلا کہ یہ ایک افواہ تھی۔ اب کفار نے دوبارہ ظلم کی انتہا کر دی۔ یہ دیکھ کر حضور ﷺ کے حکم سے نبوت کے چھٹے برس 83 مردوں اور 18 عورتوں نے دوبارہ حبشہ ہجرت کی۔

کفار مسلمانوں کا چین سے رہنا برداشت نہ کر سکے اور نجاشی کو مسلمانوں کے خلاف بھڑکانا شروع کر دیا اور عبداللہ ابنِ ربیعہ اور عمرو بن العاص کے ذریعے مسلمانوں کو اپنے حوالے کرنے کا مطالبہ کر دیا۔ نجاشی نے حقیقت جاننے کے لیے مہاجرین کے ترجمان حضرت جعفر طیار رضی اللہ عنہ کو طلب کیا اور ان سے ان کے دین کے بارے میں پوچھا۔ تو حضرت جعفر طیار رضی اللہ عنہ نے جواب میں کہنا شروع کیا ”اے بادشاہ! ہم ایک جاہل قوم تھے، بتوں کو پوجتے تھے، مردار کھاتے تھے، جھوٹ بولتے تھے، چوریاں کرتے تھے، شراب پیتے اور جوا

کھیلتے تھے۔ اسی دوران ہمارے درمیان ایک نیک انسان پیدا ہوا۔ جس نے ہمیں تعلیم دی کہ یہ تمام کام غلط ہیں، انہیں چھوڑ دو اور ایک اللہ کی بندگی اختیار کرو۔ لہٰذا ہم نے اس کی بات مان لی۔ اس پر ہماری قوم ہماری دشمن ہو گئی۔

نجاشی نے حضرت جعفر طیار رضی اللہ عنہ کا جواب سن کر کہا اچھا اس کتاب کا کوئی حصہ سناؤ جو تمہارے نبی پر اتری ہے۔ حضرت جعفر رضی اللہ عنہ نے سورہ مریم کی چند آیات کی تلاوت کی۔ کلامِ الٰہی کا نجاشی پر بہت گہرا اثر ہوا اور وہ بے اختیار رو پڑا۔ نجاشی نے کہا یہ کلام اسی ذات کی طرف سے ہے جس نے انجیل کو نازل کیا تھا اور محمد ﷺ وہی پیغمبر ہیں جن کی اطلاع حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے دی تھی۔ یہ کہہ کر نجاشی نے قریش کے وفد سے کہا جاؤ میں ان مظلوموں کو کسی بھی قیمت پر تمہارے حوالے نہیں کروں گا۔

نجاشی کا قبولِ اسلام

حضرت جعفر طیار رضی اللہ عنہ کی باتوں اور کلامِ الٰہی کا نجاشی پر بہت گہرا اثر ہوا۔ بالآخر نجاشی نے حضرت جعفر طیار رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر اسلام قبول کر لیا۔

کیا آپ جانتے ہیں؟

حضرت جعفر طیار رضی اللہ عنہ غزوہ موتہ میں شہید ہوئے۔

مشق

1 ذیل میں دیے گئے سوالات کے جواب تحریر کریں۔

الف) مسلمانوں کو ہجرت سے کیا فائدے حاصل ہوئے؟

ب) پہلی مرتبہ ہجرت کرنے والے مہاجرین مکہ واپس کیوں لوٹ آئے تھے؟

ج) حضرت جعفر طیار رضی اللہ عنہ نے نجاشی کے دربار میں کیا تقریر کی تھی؟

2 درست جواب کا انتخاب کریں۔

الف) مسلمانوں نے حبشہ کی طرف پہلی ہجرت کی۔

- [ ] نبوت کے تیسرے سال
- [ ] نبوت کے چوتھے سال
- [ ] نبوت کے پانچویں سال

ب) پہلی ہجرت میں کل افراد شامل تھے۔

- [ ] پندرہ
- [ ] انیس
- [ ] اکیس

ج) نجاشی کے سوالوں کا جواب دیا۔

- [ ] حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے
- [ ] حضرت جعفر طیار رضی اللہ عنہ نے
- [ ] حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ نے

د) مسلمانوں نے حبشہ کی طرف دوسری ہجرت کی۔

- [ ] نبوت کے چھٹے برس
- [ ] نبوت کے ساتویں برس
- [ ] نبوت کے آٹھویں برس

ہ) کفار کا وفد مشتمل تھا۔

- [ ] دو افراد پر
- [ ] تین افراد پر
- [ ] چار افراد پر

زبانی سرگرمیاں

ذیل میں دیے گئے سوالات بچوں سے زبانی پوچھیں۔

- دینِ اسلام ہجرت سے کیا مراد لیتا ہے؟
- کفارِ مکہ مسلمانوں کو حبشہ سے کیوں نکلوانا چاہتے تھے؟
- نجاشی نے اسلام کیوں قبول کیا؟

برائے اساتذہ

اُستاد/اُستانی کو چاہیے کہ وہ طلبہ و طالبات کو نصابی کتاب کی دی گئی معلومات سے بڑھ کر واقعات کی شکل میں ''ہجرت'' پر روشنی ڈالیں۔ اس کے اجر کا تفصیلی ذکر کریں نیز حبشہ کی ہجرت کے علاوہ مدینہ کی ہجرت کے بھی چند واقعات بتائیں اس طرح سے بچوں میں دین کی زیادہ سے زیادہ معلومات منتقل ہوسکیں گی۔

5۔ شعبِ ابی طالب میں محصوری اور عامُ الحُزن

مقاصدِ تدریس

اس سبق کی تکمیل کے بعد طلبہ جان سکیں گے کہ:

- دین کی تبلیغ و اشاعت کے لئے نبی کریم ﷺ اور ان کے ساتھیوں کو کیا کیا قربانیاں دینا پڑیں۔
- انہیں کن کن مشکلات سے گزرنا پڑا۔
- وہ کس طرح ان مشکلات کا سامنا کرتے رہے۔

شعبِ ابی طالب

''شُعْب'' کے لفظی معنی ''گھاٹی'' کے ہیں۔ خاندانِ ہاشم کے لوگوں نے مجبور ہو کر جس گھاٹی میں تین برس گزارے تھے اسے شعبِ ابی طالب کہتے ہیں۔ یہ درّہ یا گھاٹی خاندانِ بنو ہاشم کی ملکیت تھی۔ مسلمانوں نے نبوت کے ساتویں سال میں شعبِ ابی طالب میں پناہ لی تھی۔

پس منظر

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ اور حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کے اسلام لانے کے بعد قریش کی کمر ٹوٹ چکی تھی۔ ان کے اسلام قبول کرنے کے بعد قریش نے محسوس کیا کہ اب اگر ہم نے مزید ظلم و ستم جاری رکھے تو ہو سکتا ہے کہ مسلمان لڑنے مرنے پر آمادہ ہو جائیں۔ اس صورتِ حال کو دیکھ کر کفارِ مکہ نے مسلمانوں کا معاشرتی قطع تعلق کا منصوبہ بنایا۔ اس منصوبے کو ایک دستاویز کی شکل دی گئی جس میں لکھا گیا کہ کوئی بھی شخص بنو ہاشم سے کوئی تعلق نہ رکھے گا، اور نہ ہی ان کے ساتھ کسی قسم کا لین دین کرے گا، انہیں کھانے پینے کی کوئی چیز نہیں

پہنچائے گا اور یہ بائیکاٹ اس وقت تک جاری رکھا جائے گا جب تک وہ خود محمد ﷺ کو ہمارے حوالے نہ کر دیں گے۔ اس دستاویز پر مکہ کے تمام بڑے بڑے سرداروں نے دستخط کئے اور اسے کعبہ کی دیوار پر لٹکا دیا گیا۔

جناب ابوطالب تمام خاندانِ ہاشم کو لیکر پہاڑی درّے شعبِ ابی طالب میں پناہ گزین ہوئے۔ مسلمانوں نے اس گھاٹی میں تین برس گزارے۔ یہ مسلمانوں کی آزمائش کا سخت ترین زمانہ تھا۔ مسلمان پتے کھا کر پیٹ بھرتے۔ مسلمان بچے جب بھوک کی وجہ سے روتے تو قریش ان کی آوازیں سن کر خوش ہوتے۔ اس مشکل دور میں بھی آنحضرت ﷺ اور ان کے ساتھیوں نے اسلام کی تبلیغ کا کام جاری رکھا۔

عام الحزن

عام الحزن کا مطلب ہے غم کا سال۔ نبوت کے دسویں برس پیارے نبی ﷺ کو دو بڑے حادثات کا سامنا کرنا پڑا۔ سب سے پہلا حادثہ تو یہ تھا کہ جناب ابوطالب کا انتقال ہو گیا۔ جناب ابو طالب آپ ﷺ کے انتہائی شفیق چچا تھے جو ہمیشہ آپ ﷺ کے لئے ڈھال بنے رہے اور ہر معاملے میں آپ ﷺ کی حوصلہ افزائی کرتے رہے۔ ان کے انتقال کے کچھ ہی عرصہ بعد آپ ﷺ کی پیاری بیوی حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا بھی اس دنیا سے رخصت ہوگئیں۔ یہ آپ ﷺ کے لئے دوسرا بڑا حادثہ تھا جو پہلے حادثے سے بھی زیادہ تکلیف دہ تھا جناب ابوطالب اور حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی وفات نے پیارے نبی ﷺ کو بہت غم زدہ کر دیا اسی وجہ سے آپ ﷺ نے اس سال کو عام الحزن یعنی غم کا سال قرار دیا۔

مشق

1 درست جواب کا انتخاب کر کے خالی جگہوں کو پُر کریں۔

الف) عام الحزن میں حضرت ابوطالب ؓ اور حضرت .... کا انتقال ہوا۔

☐ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ☐ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ ☐ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا

ب) مسلمانوں نے شعب ابی طالب میں .... برس گزارے۔

- [ ] 1 برس
- [ ] 2 برس
- [ ] 3 برس

ج) شعب ابی طالب خاندانِ .... کی ملکیت تھا۔

- [ ] بنوامیّہ
- [ ] بنوعامر
- [ ] بنوہاشم

د) مسلمانوں نے نبوت .... سال میں شعب ابی طالب میں پناہ لی۔

- [ ] پانچویں
- [ ] چھٹے
- [ ] ساتویں

2 ذیل میں دیے گئے سوالات کے جواب تحریر کریں۔

الف) کفار مکہ نے مسلمانوں کا معاشرتی قطع تعلق کیوں کیا؟

ب) عام الحزن کو غم کا سال کیوں کہتے ہیں؟ تفصیل سے تحریر کریں۔

زبانی سرگرمیاں

ذیل میں دیے گئے سوالات بچوں سے زبانی پوچھیں۔

- شعب کے لفظی معنی بتائیں۔
- عام الحزن کا مطلب بتائیں۔
- کفار مکہ نے مسلمانوں کا معاشرتی قطع تعلق نبوت کے کس سال کیا؟
- عام الحزن نبوت کا کونسا سال تھا؟
- کن دو عظیم لوگوں کے اسلام قبول کرنے کے بعد کفار نے بائیکاٹ کا منصوبہ بنایا؟

6۔ سفرِ طائف

مقاصدِ تدریس

اس سبق کی تکمیل کے بعد طلبہ کو معلوم ہوگا کہ:

- ہمارے نبی ﷺ نے دین کی تبلیغ کے لئے کیسی کیسی تکلیفیں برداشت کیں۔
- حضور ﷺ نے رحمت اللعالمین ہونے کا ہر موقع پر ثبوت دیا۔

جب مکہ کے کافروں نے پیارے نبی ﷺ پر ظلم وستم کی انتہا کر دی تو آپ ﷺ نے طائف جانے کا فیصلہ فرمایا۔ طائف ایک سرسبز و شاداب وادی ہے مکہ سے تقریباً 60 میل کے فاصلے پر واقع ہے۔ آنحضرت ﷺ طائف پہنچنے پر وہاں کے تین بڑے سرداروں سے ملے۔ انہیں اسلام کی دعوت دی مگر طائف کے لوگ بھی اہلِ مکہ کی طرح بدنصیب نکلے۔ انہوں نے نہ صرف آپ ﷺ کی دعوت کو جھٹلایا بلکہ آپ ﷺ کے ساتھ انتہائی بُرا رویہ اختیار کیا۔ انہوں نے شہر کے شریر لڑکوں کو آپ ﷺ کے پیچھے لگا دیا۔ ان لڑکوں نے آپ ﷺ پر پتھراؤ شروع کر دیا۔ آپ ﷺ کی پنڈلیوں پر اتنے پتھر مارے کہ پاؤں زخمی ہو گئے اور جوتے خون سے بھر گئے۔ آخر کار آپ ﷺ نے ایک باغ میں پناہ لی۔ جو طائف سے تین میل کے فاصلے پر تھا۔ وادئ طائف کے لوگوں کے اس رویّے سے آپ ﷺ بہت غمزدہ تھے۔ اس وقت آپ ﷺ نے اللہ تعالیٰ سے یہ دُعا کی: ”اے اللہ میں اپنی بے بسی کی فریاد تجھ ہی سے کرتا ہوں اے سب سے زیادہ رحم کرنے والے تو ہی میرا مالک اور محافظ ہے آخر تو مجھے کس کے حوالے کر رہا ہے اگر تو مجھ سے خفا نہیں ہے تو میں مطمئن ہوں مجھے تو بس تیری ہی مدد چاہئے۔ مجھے وہ توفیق عطا فرما کہ میں تجھے راضی کر سکوں۔ بے شک مجھے تجھ سے بہتر کوئی مددگار نہیں مل سکتا۔ الٰہی مجھے اپنے

غضب اور ناراضگی سے محفوظ رکھ"۔

آنحضرت ﷺ کی دعا ختم ہی ہوئی تھی کہ جبرائیل امین علیہ السلام پہاڑوں کا انتظام سنبھالنے والے فرشتے کے ساتھ آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ فرشتے نے کہا اے اللہ کے رسول اگر آپ حکم دیں تو طائف کے دونوں اطراف کے پہاڑوں کو اس طرح آپس میں ملا دیا جائے کہ وادئ طائف ختم ہو کر رہ جائے۔ آپ ﷺ نے منع فرمایا اور آسمان کی طرف نگاہ کر کے اللہ سے کہا:

"اے اللہ میری قوم کو ہدایت دے یہ نہیں جانتے"

کیا آپ جانتے ہیں؟

طائف کے سفر میں آنحضرت ﷺ کے ساتھ حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ بھی تھے۔

مشق

1 مناسب الفاظ لگا کر خالی جگہ پر کریں۔

الف) طائف ایک سرسبز و شاداب .... ہے۔

ب) وادئ طائف مکہ سے تقریباً .... میل کے فاصلہ پر ہے۔

ج) آنحضرت ﷺ نے طائف سے نکل کر ایک .... میں پناہ لی۔

د) طائف کے شریر لڑکوں نے آپ ﷺ پر .... کیا۔

ہ) پیارے نبی ﷺ طائف کے .... سے ملے۔

2 ذیل میں دیے گئے سوالوں کے جواب تحریر کریں۔

الف) پیارے نبی ﷺ نے اللہ تعالیٰ سے جو دعا کی تھی اسے اپنے لفظوں میں لکھیں۔

ب) طائف کے لوگوں نے آپ ﷺ کے ساتھ کس قسم کا برتاؤ کیا؟

ج) پہاڑوں کے منتظم فرشتے نے آپ ﷺ سے کس بات کی اجازت مانگی اور آپ ﷺ نے اسے کیا جواب دیا؟

برائے اساتذہ

سیرت کے واقعات کے بیان میں صرف نصابی کتاب تک محدود نہ رہیں بلکہ آسان لفظوں میں اپنے لیکچر کو دلچسپ بناتے ہوئے زیادہ سے زیادہ معلومات بچوں تک پہنچائیں تاکہ غیر محسوس طریقے سے وہ دین کی تعلیمات کو زیادہ سے زیادہ سمجھنا شروع کریں۔

7۔ معراج النبی ﷺ

مقاصدِ تدریس

اس سبق کی تکمیل کے بعد طلبہ کی معلومات میں اضافہ ہوگا کہ:

- معجزہ کیا ہے۔
- معراج النبی ﷺ کا معجزہ کب پیش آیا۔
- آپ ﷺ نے معراج کے دوران کیا کیا نشانیاں دیکھیں۔
- آسمانوں کی سیر میں آپ ﷺ نے کس کس سے ملاقات کی۔

معراج

''معراج'' کے معنی چڑھنے اور بلند ہونے کے ہیں۔ اس لئے عربی زبان میں معراج زینہ اور سیڑھی کو بھی کہتے ہیں۔ معراج سے مراد نبی پاک ﷺ کا وہ مبارک سفر ہے جس میں آپ ﷺ مسجدِ حرام سے مسجدِ اقصیٰ تک گئے اور وہاں سے آسمانوں کی سیر فرمائی۔ یہ سفر رات میں پیش آیا۔ عربی زبان میں رات میں سفر کرنے کیلئے ''اسراء'' کا لفظ بولا جاتا ہے۔ لہٰذا واقعہ معراج کو واقعہ اسراء بھی کہتے ہیں۔ یہ واقعہ رجب کے مہینے کی 27 تاریخ کو پیش آیا۔

واقعہ معراج

ایک رات نبی کریم ﷺ گہری نیند سو رہے تھے کہ حضرت جبرائیل امین علیہ السلام تشریف لائے۔

آپ ﷺ کو جگایا اور زمزم کے پاس لے گئے۔ زمزم کے پانی سے آپ ﷺ کے سینے کو دھویا پھر آپ ﷺ کے لئے ایک تیز سواری پیش کی جس کا نام براق تھا۔ آپ ﷺ اس پر سوار ہو کر بیت المقدس تک پہنچے۔ وہاں اللہ کے تمام نبی موجود تھے۔ حضرت جبرائیل امین علیہ السلام نے آپ ﷺ کا ہاتھ پکڑا اور امامت کے لئے آگے کر دیا۔ آپ ﷺ کی امامت میں تمام انبیائے کرام علیہم السلام نے نماز ادا کی۔ نماز سے فارغ ہو کر آپ ﷺ کا آسمانوں کے سفر کا آغاز ہوا۔ پہلے آسمان پر پہنچے تو حضرت آدم علیہ السلام سے ملاقات ہوئی۔ یہاں سے دوسرے آسمان پر پہنچے وہاں حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت یحییٰ علیہ السلام سے ملاقات ہوئی۔ تیسرے آسمان پر حضرت یوسف علیہ السلام سے، چوتھے آسمان پر حضرت ادریس علیہ السلام سے، پانچویں آسمان پر حضرت ہارون علیہ السلام سے اور چھٹے آسمان پر حضرت موسیٰ علیہ السلام سے اور ساتویں اور آخری آسمان پر حضرت ابراہیم علیہ السلام سے ملاقات ہوئی۔

سِدرۃ المنتہیٰ

یہاں سے پیارے نبی ﷺ کا آگے کا سفر شروع ہوا اور آپ ﷺ سدرۃ المنتہیٰ تک پہنچے۔ اس مقام پر حضرت جبرائیل امین علیہ السلام رُک گئے اور کہنے لگے میں اس حد سے آگے نہیں جا سکتا کیونکہ میرے پر جلتے ہیں۔ لہٰذا آگے کا سفر آپ ﷺ نے تنہا طے فرمایا اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں انتہائی قریب پہنچ گئے۔ اس موقع پر آپ ﷺ اور اللہ کے درمیان کئی باتیں ہوئیں۔ اللہ نے آپ ﷺ کو مختلف قسم کے احکام کی تفصیل بتائی۔ اپنی قدرت کی کئی نشانیاں دکھائیں۔ اسی موقع پر آپ ﷺ کو نمازوں کا تحفہ دیا گیا۔ اس کے بعد آپ ﷺ واپس تشریف لے آئے۔

کیا آپ جانتے ہیں؟

علماء کی اصطلاح میں مکہ سے بیت المقدس تک کے سفر کو "اسراء" اور وہاں سے اوپر کے سفر کو "معراج" کہتے ہیں۔

مشق

1 ذیل میں دیے گئے سوالوں کے جواب تحریر کریں۔

الف) معراج کے کیا معنی ہیں؟

ب) واقعہ معراج کے متعلق آپ کیا جانتے ہیں؟ اپنے لفظوں میں مختصراً لکھیں۔

ج) وہ کون سا مقام تھا جہاں پر حضرت جبرائیل علیہ السلام رُک گئے تھے؟

2 خالی جگہ پُر کریں۔

الف) عربی زبان میں معراج زینہ اور .... کو بھی کہتے ہیں۔

ب) واقعہ معراج کو واقعہ .... بھی کہتے ہیں۔

ج) آپ ﷺ نے جس جانور پر سواری کی اس کا نام .... تھا۔

3 درست اور غلط کی نشاندہی کریں۔

الف) واقعہ معراج رجب کے مہینے کی 17 تاریخ کو پیش آیا۔	صحیح	غلط
ب) واقعہ معراج کو واقعہ اسراء بھی کہتے ہیں۔	صحیح	غلط
ج) واقعہ معراج کے لئے آپ ﷺ کو جو سواری پیش کی گئی اُس کا نام بُراق تھا۔	صحیح	غلط
د) حضرت جبرائیلِ امین علیہ السلام سدرۃ المنتہٰی کے مقام سے آگے تک بڑھ گئے۔	صحیح	غلط
ہ) معراج کے موقع پر آپ ﷺ کو نمازوں کا تحفہ دیا گیا۔	صحیح	غلط

زبانی سرگرمیاں

ذیل میں دیے گئے سوالات بچوں سے زبانی پوچھیں:

- واقعہ معراج کس واقعہ کو کہتے ہیں؟
- سدرۃ المنتہٰی کیا ہے؟
- واقعہ معراج کس اسلامی مہینے میں پیش آیا؟

برائے اساتذہ

اساتذہ کرام معراج کے دیگر واقعات بھی بیان کریں۔ ان نشانیوں اور معجزوں کے متعلق بچوں کو ضروری معلومات فراہم کریں جو معراج کے موقع پر اللہ نے آپ ﷺ کو دکھائے۔

8۔ ہجرتِ مدینہ

مقاصدِ تدریس

اس سبق کی تکمیل کے بعد طلبہ جان سکیں گے کہ:

- ہجرت سے کیا مراد ہے۔؟
- نبی ﷺ نے مکہ سے مدینہ ہجرت کب اور کیوں کی۔
- سفرِ ہجرت میں کون کون سے واقعات پیش آئے۔
- مدینہ پہنچنے پر اہلِ مدینہ نے کس طرح استقبال کیا۔
- ہجرت سے اسلام کو کیا فائدے پہنچے۔؟

ہجرت

آنحضرت ﷺ نے مکہ میں تیرہ برس تک یہ کوشش فرمائی کہ کفار ایمان لے آئیں مگر چند لوگوں کے سوا اسلام کی برکتیں کسی کے سینے میں نہ اُتریں۔ کفارِ مکہ صرف دینِ اسلام کا انکار ہی نہیں کرتے تھے بلکہ انہوں نے ظلم وستم کے پہاڑ ڈھا کر مسلمانوں کا جینا بھی مشکل بنا دیا تھا۔ آخر تیرہ برسوں کے بعد مسلمانوں کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے مدینہ ہجرت کرنے کا حکم ملا۔ کفار چاہتے تھے کہ آنحضرت ﷺ کسی بھی صورت میں ہجرت نہ کریں اور کفار آپ ﷺ کے قتل کا منصوبہ بنا کر ایک رات گھات میں بیٹھ گئے۔ آپ ﷺ سورہ یٰسین کی تلاوت کرتے ہوئے گھر سے نکلے۔ آپ ﷺ نے ایک مٹھی بھر خاک کفار کی طرف پھینک دی جس سے ان پر ایسی غفلت طاری ہوئی کہ وہ آپ ﷺ کو جاتے ہوئے نہ دیکھ سکے۔

مکہ سے نکل کر آپ ﷺ اور حضرت ابوبکر صدیقؓ غارِ ثور میں پہنچے۔ رسول خدا ﷺ حضرت

کیا آپ جانتے ہیں؟

- مدینہ کا پرانا نام یثرب تھا۔
- مدینہ کے دو مشہور قبائل اوس اور خزرج تھے۔

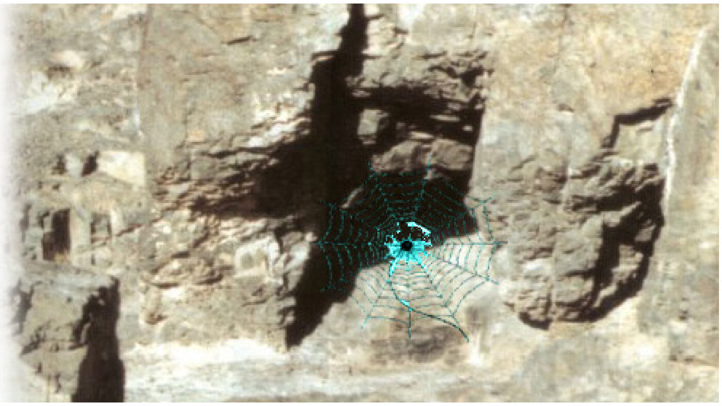

ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ساتھ تین دن تک اسی غار میں رہے۔ کافروں نے آپ ﷺ کی تلاش میں دن رات ایک کر دیا۔ تلاش کرتے کرتے کافروں کی ایک ٹولی غارِ ثور تک پہنچ گئی۔ مگر اللہ کے حکم سے کافروں کو وہاں ایسی کوئی نشانی نہ ملی جس سے معلوم ہوتا کہ غار کے اندر کوئی گیا ہے۔ اس کوشش کے بعد مکہ والوں نے آپ ﷺ کے سر کی قیمت سو اونٹ مقرر کی۔ ایک شخص سراقہ بن مالک سو اونٹوں کے لالچ میں آپ ﷺ کو ڈھونڈنے نکلا۔ اس نے نبی پاک ﷺ اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو دیکھ کر گھوڑا دوڑانے کی کوشش کی۔ لیکن اس کے گھوڑے کی ٹانگیں زمین میں دھنس گئیں۔ اِس طرح وہ اپنے ارادے میں ناکام رہا۔ بالآخر نبی پاک ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر معافی کا طلب گار ہوا۔ آنحضور ﷺ نے اُسے معاف کر دیا۔

نبی پاک ﷺ اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سفر کرتے ہوئے قباء پہنچ گئے۔ چند روز قیام فرمایا اور اسی دوران یہاں ایک مسجد بنوائی جسے مسجدِ قباء کہا جاتا ہے۔

آنحضرت ﷺ کی مدینہ تشریف آوری

قباء میں چند دن قیام کے بعد آنحضرت ﷺ مدینہ پہنچے۔ مدینہ کے لوگوں نے آپ ﷺ کا پرجوش استقبال کیا۔ بچیوں نے دَف بجا کر اور اشعار پڑھ کر آپ ﷺ کو خوش آمدید کہا۔ مدینہ کا ہر شخص یہ چاہتا تھا کہ آپ ﷺ اس کے گھر ٹھہریں مگر یہ سعادت حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ کو نصیب ہوئی۔ آپ ﷺ ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ کے گھر تقریباً سات ماہ رہے۔ اس دوران مسجد نبوی اور اس کے حجرے تیار ہو گئے تو آپ ﷺ وہاں تشریف لے گئے۔

مشق

1 درست جواب کا انتخاب کریں۔

الف) آنحضرت ﷺ نے مکہ سے مدینہ ہجرت کی۔

- [ ] نبوت کے دسویں برس
- [ ] نبوت کے تیرہویں برس
- [ ] نبوت کے بارہویں برس

ب) آپ ﷺ نے حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کے گھر میں قیام کیا۔

- [ ] چھ ماہ
- [ ] سات ماہ
- [ ] آٹھ ماہ

ج) ہجرت کرنے والوں کو کہتے ہیں۔

- [ ] تاجر
- [ ] مہاجر
- [ ] آجر

د) آنحضرت ﷺ ہجرت کی رات گھر سے تلاوت کرتے ہوئے نکلے۔

- [ ] سورہ البقرہ کی
- [ ] سورہ اخلاص کی
- [ ] سورہ یٰسین کی

2 ذیل میں دیے گئے سوالوں کے جواب تحریر کریں۔

الف) آنحضرت ﷺ کی ہجرتِ مدینہ کا واقعہ مختصر کر کے اپنے لفظوں میں لکھیئے۔

ب) کفارِ مکہ نے آپ ﷺ کے سر کی قیمت کتنی مقرر کی؟

زبانی سرگرمیاں

بچے/بچیاں ذیل میں پوچھے گئے سوالات کے زبانی جواب دیں۔ اگر انہیں مشکل پیش آئے تو دوبارہ غور سے سبق کو پڑھیں۔

- مسلمانوں نے مکہ سے مدینہ ہجرت کیوں کی؟
- آنحضرت ﷺ نے مدینہ میں کس صحابی کے گھر کتنے عرصہ تک قیام فرمایا؟
- اسلام کی پہلی مسجد کس نام سے کس مقام پر بنائی گئی؟
- مدینہ کی بچیوں نے آنحضرت ﷺ کا استقبال کیسے کیا؟

باب چہارم

اخلاق و آداب

1۔ ایمانداری

مقاصدِ تدریس

اس سبق کی تکمیل کے بعد طلبہ کو معلومات حاصل ہوں گی کہ:

- ایمانداری کس طرح ایک اعلیٰ اخلاقی وصف ہے۔
- ایمانداری سے کون سے انفرادی اور اجتماعی فوائد حاصل ہوتے ہیں۔
- کس طرح ایمانداری معاشرے کو مضبوط بنیادیں فراہم کرنے میں اہم کردار ادا کرتی ہے۔

ایمانداری کا مفہوم

ایمانداری کو دیانتداری بھی کہا جاتا ہے۔ اس سے مراد یہ ہے کہ اگر ایک شخص کسی دوسرے شخص کے پاس اپنی کوئی چیز رکھوائے تو واپس مانگنے پر پہلا شخص اسے پوری کی پوری اور اپنی اصلی حالت میں واپس کر دے اور اس میں کسی قسم کی کوئی کمی یا خیانت نہ کرے۔

جو شخص امانت دار ہوتا ہے وہ امین کہلاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ایمانداری کو مومنوں کی خوبی بتایا ہے۔ قرآنِ مجید میں ایماندار لوگوں کو جنت کی بشارت دی گئی ہے۔

پیارے نبی ﷺ کی ایمانداری

آنحضرت ﷺ کی مبارک زندگی تمام انسانوں کے لئے بہترین نمونہ ہے۔ آپ ﷺ کی ذاتِ مبارک میں ہر خوبی موجود تھی اور ان تمام خوبیوں میں سب سے نمایاں صداقت اور امانت داری تھی۔ دشمن بھی اپنی امانتیں آپ ﷺ کے پاس رکھواتے تھے۔ حضور اکرم ﷺ نے ہمیشہ امانت داری اور دیانت داری

کو پسند فرمایا اور اسکی تلقین فرمائی۔ آپ ﷺ نے بددیانتی کو منافق کی نشانی قرار دیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

''منافق کی تین نشانیاں ہیں جب بات کرے تو جھوٹ بولے' جب وعدہ کرے تو وعدہ خلافی کرے اور جب اس کے پاس کوئی امانت رکھوائی جائے تو اس میں خیانت کرے''۔ (صحیح البخاری، ج۔۱، ح۳۳)

ایک جگہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ ''جس میں امانت نہیں اس میں ایمان نہیں''۔

پیارے نبی ﷺ نے راز کی بات' مشورے اور مجلسوں کی گفتگو کو بھی امانت قرار دیا ہے۔

یعنی کسی مجلس میں جو بات کہی یا سنی جائے وہ ایک راز ہے اسے باہر بیان نہ کیا جائے کیونکہ یہ بھی خیانت ہو جاتی ہے۔

ایمانداری وہ خوبی ہے جو انسان کو دنیا اور آخرت دونوں جگہ سرخرو کرتی ہے۔ نبی پاک ﷺ نے ایمانداروں کو یہ خوش خبری دی ہے کہ ''سچے اور ایماندار لوگ قیامت کے دن شہیدوں کے ساتھ ہوں گے''۔

کیا آپ جانتے ہیں؟

(حدیث پاک کی رو سے امانت داری ایمان کی علامت ہے)

مشق

1 مندرجہ ذیل سوالوں کے مختصر جواب دیں۔

الف) ایمانداری کا مفہوم بیان کریں۔

ب) ہم کن کن کاموں میں ایمانداری کو اختیار کر سکتے ہیں؟

ج) آپ نبی پاک ﷺ کی ایمانداری اور دیانت داری کے بارے میں کیا جانتے ہیں؟

2 خالی جگہ پُر کریں۔

الف) امانت دار کو .... کہتے ہیں۔

ب) نبی پاک ﷺ کی سب سے نمایاں خوبی صداقت اور .... تھی۔

ج) بددیانتی .... کی نشانی ہے۔

د) جس میں .... نہیں اس میں ایمان نہیں۔

ہ) سچے اور ایماندار لوگ قیامت کے دن .... کے ساتھ ہوں گے۔

سرگرمیاں برائے طلبہ

اُستاد/ اُستانی جماعت کے بچوں کو تین یا چار گروپوں میں تقسیم کر دیں اور ہر گروپ ایمانداری کے متعلق کوئی واقعہ اپنے ساتھیوں کو سنائے۔

زبانی سرگرمیاں

ذیل میں دیے گئے سوال بچوں سے زبانی پوچھے جائیں:

- اہلِ مکہ آنحضرت ﷺ کو صادق اور امین کیوں کہتے تھے؟
- منافق کی تین نشانیاں بتائیں۔
- آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ ''مجلسیں امانت کے ساتھ ہیں'' آپ اس سے کیا مراد لیتے ہیں؟

2۔ سادگی

مقاصدِ تدریس

اس سبق کی تکمیل کے بعد طلبہ جان سکیں گے کہ:

- سادگی کیا ہے۔؟
- انسانی زندگی میں سادگی کی کیا اہمیت ہے۔؟
- سادگی اختیار کر کے زندگی کو کتنا آسان بنایا جا سکتا ہے۔

سادگی

نمود و نمائش اور فضول خرچی سے اجتناب کرتے ہوئے صرف ضروری چیزوں پر قناعت کرنا سادگی کہلاتا ہے۔ دینِ اسلام اپنے ماننے والوں کو زندگی کے ہر معاملے میں سادگی اختیار کرنے کا حکم دیتا ہے۔ نبی پاک ﷺ نے سادگی کو ایمان کی نشانی قرار دیا ہے۔

معاملاتِ زندگی میں سادگی

ہمیں زندگی کے ہر معاملے میں سادگی اختیار کرنی چاہئے۔ مثلاً کھانے میں، پہننے اوڑھنے، رسم و رواج میں اور گھریلو ساز و سامان کی خریداری اور اس کی سجاوٹ وغیرہ میں۔ بزرگوں کا کہنا ہے کہ ''سادگی میں ہی حسن ہے''۔

آنحضرت ﷺ کی سادگی

اللہ کے آخری نبی حضرت محمد ﷺ نے اپنی پوری زندگی نہایت سادگی سے گزاری۔ آپ ﷺ ہمیشہ سادہ مگر صاف لباس پہنتے تھے۔ آپ ﷺ نے ایسے لباس کو ناپسند فرمایا ہے جس سے غرور و تکبر جھلکتا ہو۔ آپ ﷺ کا لباس ہمیشہ سادہ ہوتا تھا۔ آپ ﷺ پیوند لگا لباس بھی پہن لیا کرتے تھے۔ آپ ﷺ کبھی ایسا لباس نہ پہنتے جس سے تکبر کا اظہار ہوتا۔ آپ ﷺ فرمایا کرتے تھے کہ جو شخص غرور

اور دکھاوے کے لئے لباس پہنتا ہے اللہ اسے قیامت کے دن ذلت کا لباس پہنائے گا۔ اسی طرح آنحضرت ﷺ کھانے پینے میں بھی انتہا درجے کی سادگی اختیار فرماتے تھے۔ آپ ﷺ کے سامنے جو کھانا پیش کیا جاتا اس میں ہرگز عیب نہ نکالتے بلکہ اللہ کا شکر ادا کرتے۔ آپ ﷺ کبھی ٹیک لگا کر کھانا نہ کھاتے' عام طور پر دودھ اور سرکہ کے ساتھ روٹی کھاتے۔ آپ ﷺ ہمیشہ بغیر چھنے ہوئے آٹے کی روٹی تناول فرماتے۔ جب کبھی روٹی اور سالن نہ ہوتا تو کھجوروں پر گزارہ کر لیتے۔ آپ ﷺ کو جَو کا ستو بہت پسند تھا۔

آپ ﷺ نے رہن سہن میں بھی سادگی کو اختیار فرمایا۔ آپ ﷺ انتہائی سادہ گھر میں رہتے تھے۔ جس میں صرف ضرورت کی چند چیزیں تھیں۔ بیٹھنے کے لئے زمین پر چٹائی بچھی ہوتی تھی اور سونے کے لئے جو بستر استعمال کرتے تھے اس کا گدا چمڑے کا بنا ہوا تھا اُس میں کھجور کی چھال بھری ہوئی تھی۔

اسی طرح رسم و رواج میں بھی آپ ﷺ سادگی پسند تھے۔ آپ ﷺ نے اپنی بیٹیوں کی شادیاں بے حد سادگی سے کیں۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کا نکاح مسجد میں پڑھایا گیا۔ آپ ﷺ ہمیشہ فرمایا کرتے تھے کہ سادگی کو اپناؤ۔

سادگی کے فوائد

سادگی اختیار کرنے سے انسان کو بہت سے فائدے حاصل ہوتے ہیں۔ سادگی کو اختیار کرنے والا انسان فضول خرچی اور اسراف سے بچ جاتا ہے۔ سادگی کو اختیار کر کے ہم بہت سی رقم بچا سکتے ہیں اور اسے نیک کاموں پر خرچ کر کے بہت اجر و ثواب کما سکتے ہیں۔ سادگی سنت ہے اس سنت کو اختیار کر کے ہم اللہ اور اللہ کے رسول ﷺ کو راضی کر سکتے ہیں۔

کیا آپ جانتے ہیں؟

پیکرِ سادگی حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ فاتح مصر تھے۔

مشق

1 درج ذیل سوالوں کے جواب تحریر کریں۔

الف) ہمیں زندگی کے کس کس معاملے میں سادگی اختیار کرنا چاہیے؟

ب) سادگی کسے کہتے ہیں؟

ج) سادگی اختیار کرنے کے فائدے بتایئے۔

د) آپ ﷺ کس قسم کا لباس پہنتے تھے؟

2 خالی جگہ پُر کریں۔

الف) سادگی میں ہی .... ہے۔

ب) سادگی .... کی نشانی ہے۔

ج) ہمیں زندگی کے ہر .... میں سادگی اختیار کرنی چاہیے۔

د) آپ ﷺ کے بستر کا گدا .... کا بنا ہوا تھا۔

ہ) حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کا نکاح .... میں پڑھلیا گیا۔

سرگرمی برائے طلبہ

اُستاد/اُستانی جماعت کے بچے/بچیوں سے پوچھیں کہ وہ کس کس طرح سے اپنی زندگی میں سادگی کو اختیار کر سکتے ہیں۔

3۔ خدمتِ خلق

مقاصدِ تدریس

اس سبق کے اختتام پر طلبہ کو معلومات حاصل ہوں گی کہ:

- خدمتِ خلق کسے کہتے ہیں۔
- دینِ اسلام میں خدمتِ خلق کی کیا اہمیت ہے۔
- اللہ اور اس کے نبی ﷺ نے خدمتِ خلق کی کیا اہمیت بتائی ہے۔

خدمتِ خلق کا مفہوم

اللہ کی مخلوق کی بے لوث خدمت کرنا خدمتِ خلق کہلاتا ہے۔ خدمتِ خلق وہ جذبہ ہے جس کے تحت ایک شخص بغیر کسی غرض کے دوسرے شخص کے کام آتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے نزدیک ایسے انسانوں کا مقام و مرتبہ بہت بلند ہے۔

خدمتِ خلق کی مختلف صورتیں

ہم اللہ کی مخلوق کی خدمت مختلف طریقوں سے کر سکتے ہیں۔ مثال کے طور پر کسی کے کام میں اس کا ہاتھ بٹانا، کسی کا بوجھ اٹھانا، راستے سے کسی تکلیف دہ چیز کو ہٹانا، کسی شخص کو کوئی اچھی بات بتانا، کسی قرضدار کا قرض ادا کرنا، کسی غریب کی ضرورت پوری کرنا، بے علم کو علم سکھانا، بھوکے کو کھانا کھلانا، کسی بیمار کا علاج کرانا، معذور کو سہارا دینا، بیماروں اور بوڑھوں کو آرام پہنچانا وغیرہ وغیرہ۔ قرآن و حدیث میں خدمتِ خلق کی بہت تاکید کی گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

ترجمہ: ”اور بھلائی و خیر کے کام کرو تاکہ تم فلاح پاؤ“۔ (سورۃ الحج:۷۷)

پیارے نبی ﷺ نے مخلوق کی خدمت کرنے والے انسانوں کو سب سے بہتر قرار دیا۔ آپ ﷺ

نے فرمایا کہ:

"لوگوں میں بہترین انسان وہ ہے جو لوگوں کے لئے زیادہ فائدہ مند ہے"

پس معلوم ہوا کہ خدمتِ خلق ایک بہت بڑی نیکی ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے بہت بڑا اجر وثواب رکھا ہے۔

آنحضرت ﷺ کی خدمتِ خلق

آنحضرت ﷺ کی پوری زندگی خدمتِ خلق میں گزری۔ آپ ﷺ بوڑھوں اور کمزوروں کا بوجھ اپنے کندھوں پر اٹھا کر منزل تک پہنچا دیتے۔ مسلم اور غیر مسلم کا فرق کئے بغیر بیماروں کی تیمار داری اور عیادت کرتے۔ آپ ﷺ اپنے ساتھیوں کے ساتھ مل کر کام میں برابر ہاتھ بٹاتے تھے۔ آپ ﷺ نے غزوۂ احزاب کے موقع پر دوسرے صحابہ کرام رضی اللہ عنہ کے ساتھ مل کر خندق کی کھدائی میں حصہ لیا۔ مسجد نبوی ﷺ کی تعمیر کے موقع پر آپ ﷺ اپنے کندھوں پر تعمیراتی سامان اٹھا کر لاتے رہے۔

صحابہ کرامؓ اور خدمتِ خلق

آنحضرت ﷺ کی طرح آپ ﷺ کے ساتھی بھی خدمت خلق میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ معذوروں کے کام کر دیا کرتے تھے۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ مخلوقِ خدا کی خدمت کے لئے راتوں کو اٹھ اٹھ کر لوگوں کی تکلیفیں معلوم کرتے تھے۔ ضرورت مندوں کو ضرورت کی چیزیں اپنے ہاتھوں سے پہنچاتے۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی سخاوت اور خدمتِ خلق کے جذبے کا یہ عالم تھا کہ قحط کے دنوں میں اپنا سارا غلہ لوگوں میں تقسیم فرما دیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ خود فاقے کرتے اور اپنے حصے کا کھانا دوسروں کو کھلا دیتے۔ یہی حال دوسرے صحابہ کرام رضی اللہ عنہ کا بھی تھا۔

ہمیں بھی چاہئے کہ ہم لوگوں کی بے لوث خدمت کریں تا کہ اللہ اور اللہ کے نبی ﷺ ہم سے راضی ہوں۔

مشق

1 سوالوں کے جواب تحریر کریں۔

الف) آنحضرت ﷺ لوگوں کی خدمت کس کس طرح سے کرتے تھے؟ مختصراً بیان کریں۔

ب) صحابہ کرام رضی اللہ عنہ کی خدمتِ خلق کے سلسلے میں چند مثالیں تحریر کیجئے۔

ج) خدمتِ خلق کی مختلف صورتیں بیان/تحریر کیجئے۔

2 درست جملوں پر (✓) کا اور غلط پر (✗) کا نشان لگائیں۔

الف) اللہ کی مخلوق کا خیال رکھنا اور ان کی خدمت کرنا ایک نیکی ہے۔	صحیح	غلط
ب) کسی کو اچھی بات بتانا، نصیحت کرنا اور علم سکھانا بھی خدمتِ خلق ہے۔	صحیح	غلط
ج) صحابہ کرام رضی اللہ عنہ خدمتِ خلق کے قائل نہیں تھے۔	صحیح	غلط
د) اسلام نے لوگوں کی خدمت کرنے کو ناکامی کی ضمانت قرار دیا ہے۔	صحیح	غلط
ہ) لوگوں میں بہترین انسان وہ ہے جو لوگوں کے لئے مفید ہے۔	صحیح	غلط

کیا آپ جانتے ہیں؟

- حضرت علیؓ کی کنیت ابوتراب آنحضرت ﷺ نے رکھی تھی۔
- حضرت علیؓ کا تعلق بنوہاشم سے تھا۔
- حضرت علیؓ مسلمانوں کے چوتھے خلیفہ راشد تھے۔

زبانی سرگرمیاں

ذیل میں دیے گئے سوالات کے زبانی جواب دیں۔

- خدمتِ خلق کسے کہتے ہیں؟ چند مثالیں بھی دیں۔ مثالیں سبق سے ہٹ کر ہوں۔
- قرآن نے خدمتِ خلق کو انسان کی کامیابی کن لفظوں میں کہا ہے؟
- آپ نے اپنی زندگی میں کوئی ایسا کام کیا ہے جو خدمتِ خلق کی مثال بن سکتا ہوا پنے دوستوں کو ضرور بتائیے۔

4۔ آدابِ مجلس

مقاصدِ تدریس

اس سبق کی تکمیل کے بعد طلبہ جان سکیں گے کہ:
- مجلس کیا ہوتی ہے۔
- مجلس انسان کی زندگی پر کیا اثر ڈالتی ہے۔
- مجلس میں جانے کے آداب کیا ہیں۔
- دینِ اسلام اپنے ماننے والوں کو کس قسم کی مجلس میں جانے کی اجازت دیتا ہے اور کس مجلس سے روکتا ہے۔

مجلس

بہت سارے لوگوں کا مل کر بیٹھنا محفل یا مجلس کہلاتا ہے۔ مجلس عربی زبان کا لفظ ہے اور ''بیٹھنے کی جگہ'' کے لئے بولا جاتا ہے۔ ہم اپنی زبان میں اس کے لئے محفل کا لفظ بھی استعمال کرتے ہیں۔ اسلام نے جہاں زندگی کے ہر شعبے میں رہنمائی کی ہے وہاں اس نے ہمیں لوگوں کے ساتھ ملنے، ان کے ساتھ رہنے کے آداب بھی سکھائے ہیں۔ مجلس میں لوگ ایک دوسرے سے ملتے ہیں اور کچھ دیر ساتھ رہتے ہیں۔ ہمیں مجلسوں میں کیسے جانا چاہئے۔ مجلس میں موجود لوگوں سے کیسے ملنا چاہئے۔ دینِ اسلام میں اس کی پوری ہدایات موجود ہیں جنہیں مجلس کے آداب کہتے ہیں۔

مجلس کے آداب

دینِ اسلام ہمیں مجلس کے درج ذیل آداب بتاتا ہے۔

1. مجلس میں آنے والے شخص کو سب سے پہلے السلام علیکم کہنا چاہئے۔
2. مجلس میں جہاں جگہ ملے وہیں بیٹھ جانا چاہئے۔ لوگوں کو تکلیف دیتے ہوئے کسی خاص جگہ تک پہنچنے سے بچنا چاہئے۔

3. مجلس میں اَدب کے ساتھ بیٹھنا چاہئے اور ہونے والی گفتگو میں توجہ کے ساتھ حصہ لینا چاہئے۔

4. اپنی بات کہنے کے لئے انتظار کرنا چاہئے جب بولنے والا اپنی بات ختم کر لے تو پھر بولنا چاہئے۔
بولتے ہوئے کسی شخص کی بات کو کاٹنا نہیں چاہئے۔

5. مجلس میں سرگوشی سے پرہیز کرنا چاہئے۔

6. مجلس میں اچھے موضوعات پر گفتگو کرنی چاہئے اور غیبت سے بچنا چاہئے۔

7. اپنی بات کہتے ہوئے آواز مناسب رکھنی چاہئے اور ہر ایسی بات سے گریز کرنا چاہئے جس سے مجلس میں بیٹھے ہوئے کسی شخص کو تکلیف پہنچنے کا اندیشہ ہو۔

8. مجلس میں بیٹھ کر ایک دوسرے کا مذاق نہیں اڑانا چاہئے۔

9. مجلس میں جمائی، چھینک یا کھانسی آئے تو منہ پر ہاتھ رکھنا چاہئے تاکہ دوسرے تکلیف محسوس نہ کریں۔

10. مجلس میں ایسی حالت میں شریک نہیں ہونا چاہیے کہ کپڑوں اور بدن سے پسینہ وغیرہ کی بدبُو آرہی ہو اور نہ ہی کوئی ایسی چیز کھا کر جانا چاہیے جس سے منہ سے بدبُو آئے، مثلاً پیاز، مولی وغیرہ

مشق

1 خالی جگہ مناسب الفاظ لگا کر پُر کریں۔

الف) مجلس ....زبان کا لفظ ہے۔

ب) مجلس میں ....موضوعات پر گفتگو کرنی چاہیے۔

ج) مجلس میں ہونے والی باتیں ....ہوتی ہیں۔

د) اے اللہ مجھے ....لوگوں کی صحبت عطا فرما۔

ہ) اچھی مجلسیں ہماری .... پر اچھا اثر ڈالتی ہیں۔

2 درج ذیل سوالوں کے جواب تحریر کریں۔

الف) مجلس سے کیا مراد ہے؟

ب) اچھی مجالس کونسی ہوتی ہیں اور یہ انسان پر کس قسم کے اثرات ڈالتی ہیں؟

ج) دینِ اسلام کی تعلیمات کی روشنی میں مجلس کے پانچ آداب بیان کریں۔

زبانی سرگرمیاں

اُستاد/اُستانی طلباء و طالبات سے دریافت کریں کہ وہ کیسی محفلوں اور مجلسوں میں جانا پسند کرتے ہیں۔ ان مجلسوں کی شرکت انہیں کیا فائدہ پہنچاتی ہے۔

5۔ وقت کی پابندی

مقاصدِ تدریس

اس سبق کی تکمیل کے بعد طلبہ جان سکیں گے کہ:

- وقت کی پابندی کی کیا اہمیت ہے۔
- انسان اسے اختیار کر کے کون سی کامیابی حاصل کر سکتا ہے۔

وقت کی پابندی

ہر کام کو اس کے مقررہ وقت پر کرنا وقت کی پابندی کہلاتا ہے۔ ہمیں زندگی کے ہر معاملے میں وقت کی پابندی کرنی چاہیئے۔ ہمارا دین بھی ہمیں وقت کی پابندی کرنے کا حکم دیتا ہے۔ اس دنیا کا ہر نظام وقت کا پابند ہے۔ اللہ تعالیٰ نے عبادات کے لئے بھی اوقات مقرر کئے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے اہلِ ایمان کو حکم دے رکھا ہے کہ نمازوں کو ان کے مقررہ وقت پر ادا کیا جائے۔ بالکل اسی طرح روزہ بھی ایک فرض عبادت ہے اس کے لئے اللہ تعالیٰ نے سال کے بارہ مہینوں میں رمضان کے مہینے کو مقرر فرمایا ہے۔ رمضان کے مہینے میں سحری اور افطاری کے اوقات بھی مقرر کئے گئے ہیں۔ زکوٰۃ بھی اہم ترین عبادت ہے جو ایک سال گزرنے پر ادا کی جاتی ہے۔ حج کی عبادت بھی ہمیں وقت کی پابندی کا درس دیتی ہے۔ حج سال کے ایک خاص مہینے اور خاص تاریخوں میں ہی ادا کیا جاتا ہے۔ غرض یہ کہ دنیا کے نظام ہوں یا عبادات ہمیں ہر جگہ وقت کی پابندی کا درس ملتا ہے۔

اگر ہم بہتر اور کامیاب زندگی گزارنا چاہتے ہیں تو ہمیں ہر معاملے میں وقت کی پابندی کرنی ہوگی۔ ہمیں یہ جان لینا چاہیئے کہ وقت گزر جانے والی چیز ہے یہ کسی کا انتظار نہیں کرتا۔ وقت ایک مرتبہ ہاتھ سے نکل جائے تو پھر دوبارہ ہاتھ نہیں آتا۔ لہٰذا ہمیں غیر ضروری کاموں میں وقت کو برباد نہیں کرنا چاہیئے۔

کیا آپ جانتے ہیں؟ بالآخر جس سے تم دوچار ہونے والے ہو وہ تمہارا کل ہے نہ کہ آج۔

مشق

1 درج ذیل سوالوں کے مختصر جواب دیں۔ جواب دوسطروں سے زیادہ نہ ہو۔

الف) وقت کی پابندی سے کیا مراد ہے؟

ب) اس دنیا کا ہر نظام کس بات کا سبق دیتا ہے؟

ج) عبادات کے لئے اوقات کیوں مقرر کئے گئے ہیں؟

د) اگر عبادات کو مقررہ اوقات پر ادا نہ کیا جائے تو کیا ہوتا ہے؟

ہ) دنیا کے ہر نظام سے وقت کی پابندی کا درس ملتا ہے۔ اس کی کوئی سی دو مثالیں دیں۔

2 مناسب الفاظ لگا کر خالی جگہ پُر کریں۔

الف) وقت کی پابندی ایک .... اصول ہے۔

ب) ہمارا دین ہمیں وقت کی .... کا حکم دیتا ہے۔

ج) دنیا میں وہی .... ترقی کرتی ہیں جو وقت کی قدر کرتی ہیں۔

د) دنیا کے ہر نظام میں وقت کی پابندی کا .... ملتا ہے۔

ہ) وقت ایک .... جانے والی چیز ہے۔

برائے اساتذہ

اساتذہ کرام طلبہ وطالبات کو چند مشہور لوگوں کے واقعات سنائیں جنھوں نے وقت کی قدر اور وقت کی پابندی کی اور دنیا میں اپنا ایک نام پیدا کیا۔ وقت کی پابندی اور وقت کی قدر سے متعلق اساتذہ کرام بچوں کو کوئی دلچسپ کہانی یا تاریخی واقعہ بھی سنا سکتے ہیں۔ اس کوشش سے غیر محسوس طریقے سے بچوں تک وقت کی قدر اور وقت کی پابندی کی اہمیت کو منتقل کیا جاسکتا ہے۔

6۔ وطن اور اہلِ وطن سے محبت

مقاصدِ تدریس

اس سبق کے مکمل ہونے پر طلبہ جان سکیں گے کہ:

- اقوام کی زندگی میں وطن کی کیا اہمیت ہے۔
- وطن سے محبت کیسی ہونی چاہئے۔
- قوم کے افراد کو اپنے وطن کے لئے کیا کرنا چاہئے۔

وطن

انسان جس جگہ پیدا ہوتا ہے وہ اس کا وطن کہلاتا ہے۔ وطن سے محبت ایک فطری چیز ہے۔ کسی بھی انسان کا وطن اس کی پہچان اور عزت و وقار کا ذریعہ ہوتا ہے۔

وطنِ عزیز پاکستان

ہمارا وطن ''پاکستان'' ہے جو ہمیں ہماری جانوں سے زیادہ عزیز ہے۔ یہ ملک اِسلام کے نام پر بنایا گیا ہے۔ ہمارے بزرگوں نے بے شمار قربانیوں اور طویل عرصے کی جدوجہد کے بعد اسے حاصل کیا تاکہ ہم اس ملک میں اسلامی اصولوں کے مطابق زندگی گزاریں۔ یہاں ہمیں ہر نعمت اور ہر سہولت میسر ہے۔ ہمیں چاہئے کہ ان نعمتوں کا صحیح اور جائز استعمال کریں۔ ملک کے قیمتی وسائل کو ضائع نہ کریں۔ ہر شخص اپنی اپنی ذمہ داری کو احسن طریقے سے نبھائے اور فرائض میں کسی قسم کی کوتاہی نہ کرے تاکہ وطنِ عزیز دن دوگنی اور رات چوگنی ترقی کرتا رہے۔ پیارے وطن نے ہمیں نام، پہچان اور آزادی دی ہے۔ اب یہ ہر پاکستانی کا فرض ہے کہ وہ بھی اپنے طور پر اپنے ملک کی خدمت کرے اور اس کے لئے سب سے بہتر طریقہ یہ ہے کہ ہر انسان اپنی حیثیت کے مطابق ملک کی ترقی میں مثبت کردار ادا کرے۔

ہمارے پیارے نبی حضرت محمد ﷺ مکہ میں پیدا ہوئے' نبوت کے اعلان کے بعد کفار مکہ آپ ﷺ کے دشمن بن گئے اور آپ ﷺ پر زیادتیوں کی انتہا کر دی۔ آخر کار اللہ تبارک و تعالیٰ نے آپ ﷺ کو مدینہ ہجرت کر جانے کا حکم دیا۔ آپ ﷺ جس وقت مکہ سے نکل رہے تھے تو آپ ﷺ

نے ایک حسرت بھری نگاہ مکہ پر ڈالی اور فرمایا "اے میرے پیارے شہر تو مجھے بہت عزیز ہے میں تجھے چھوڑ کر نہیں جانا چاہتا مگر تیرے لوگ مجھے یہاں رہنے نہیں دیتے"۔

بچو! اس ملک کا مستقبل تمہارے ہاتھوں میں ہے آج سے ہی یہ عہد کرلیں کہ اپنے وطن کی ترقی میں کوئی کسر نہ اٹھا رکھو گے۔ اللہ ہمارے وطن کو ہمیشہ قائم رکھے (آمین)

کیا آپ جانتے ہیں؟

- بانی پاکستان قائداعظمؒ کا نماز جنازہ علامہ شبیر احمد عثمانیؒ نے پڑھایا۔
- پاکستان 27 رمضان المبارک کو بنا۔

مشق

1 درج ذیل سوالوں کے مختصر جواب لکھیں۔

الف) وطن کسے کہتے ہیں؟

ب) ہمیں اپنے وطن کی ترقی کے لئے کیا کرنا چاہیئے؟

ج) مکہ سے ہجرت کرتے وقت پیارے نبی ﷺ کی زبان پر کیا الفاظ تھے؟

2 خالی جگہ مناسب الفاظ لگا کر پُر کریں۔

الف) وطن سے محبت ایک .... ہے۔

ب) وطنِ عزیز .... کے نام پر بنایا گیا ہے۔

ج) ملک کی ترقی کے لئے سب لوگوں کو .... کردار ادا کرنا ہوگا۔

ج) وطن کسی بھی .... کی پہچان کا ذریعہ ہوتا ہے۔

د) ہمارا ملک اللہ کی .... سے بھرا پڑا ہے۔

ہ) ہمیں اس کے وسائل کو .... ہونے سے بچانا چاہیئے۔

زبانی سرگرمیاں

اُستاد/اُستانی طلباء و طالبات سے فرداً فرداً پوچھیں کہ وہ کس کس طرح سے اپنے ملک کی خدمت کر سکتے ہیں۔ عصرِ حاضر میں نوجوان ملک و قوم کی خدمت کس طرح کر سکتے ہیں۔ اساتذہ کرام اس بات کی رہنمائی بھی کریں اور بچوں کو سوچنے کے نئے انداز دیں۔

باب پنجم

ہدایت کے سرچشمے / مشاہیرِ اسلام

1۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام

مقاصدِ تدریس

اس سبق کی تکمیل کے بعد طلبہ جان سکیں گے کہ:
- جلیل القدر پیغمبر حضرت موسیٰ علیہ السلام کون تھے۔
- ان کی پیدائش اور پرورش کیسے ہوئی۔
- انہوں نے جوانی کیسے گزاری۔
- انہیں نبوت کب اور کہاں ملی۔
- فرعون کا انجام کیا ہوا۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے سچے اور پاکباز پیغمبر تھے۔ آپ کا تعلق بنی اسرائیل سے تھا۔ اللہ تعالیٰ سے ہم کلام ہونے کی وجہ سے آپ کو کلیم اللہ بھی کہا جاتا ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب ”تورات“ عطا کی۔ اللہ تعالیٰ کے ایک اور جلیل القدر پیغمبر حضرت ہارون علیہ السلام، آپ کے بڑے بھائی تھے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ دونوں بھائیوں کو ایک ہی زمانہ میں نبوت سے سرفراز فرمایا تھا۔

پیدائش اور پرورش

جب فرعون بنی اسرائیل کے بچوں کو قتل کروا دیتا تھا تو اُسی زمانے میں حضرت موسیٰ علیہ السلام پیدا ہوئے۔ آپ کے گھر والے آپ کے متعلق بہت پریشان تھے کہ وہ اپنے بچے کو فرعون کے سپاہیوں کی نگاہ سے کیسے بچائیں۔ اسی فکر اور پریشانی میں آپ کی والدہ کو ایک تدبیر سوجھی اور انہوں نے ایک صندوق میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کو لٹایا اور صندوق کو دریائے نیل میں بہا دیا۔ اللہ تعالیٰ کی قدرت اور شان دیکھئے کہ یہ صندوق بہتا ہوا فرعون کے محل کے کنارے آ پہنچا۔ ملکہ آسیہ (فرعون کی بیوی) نے جب اس صندوق میں

ایک خوبصورت بچے کو لیٹا دیکھا تو صندوق کو باہر نکلوایا اور فرعون کی اجازت سے اس بچے کی پرورش کی ذمہ داری لے لی۔

جوانی

آپ بنی اسرائیل سے تعلق رکھتے تھے اور فرعون سے آپ کا کوئی حقیقی رشتہ نہیں تھا۔ اور آپ کی قوم فرعون کی غلامی میں انتہائی ذلت کی زندگی گزارنے پر مجبور تھی۔ ایک روز ایک اسرائیلی کی مدد کرتے ہوئے آپ کے ہاتھوں فرعون کی قوم کے ایک شخص کا قتل ہوگیا۔ فرعون کے محل سے آپ کی گرفتاری کے احکامات جاری کر دیے گئے۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام اور سرزمینِ مدین

حضرت موسیٰ علیہ السلام اس بات کی خبر پاتے ہی مصر سے نکل گئے اور مدین جا پہنچے۔ وہاں اللہ تعالیٰ نے آپ کی ملاقات ''حضرت شعیبؑ'' سے کرائی۔ وہ آپ پر بہت مہربان ثابت ہوئے۔ آپ کو اپنے گھر پر ٹھہرایا۔ روزگار فراہم کیا اور اپنی بیٹی کو آپ کے نکاح میں دے دیا۔

نبوت

حضرت موسیٰ علیہ السلام دس برس تک اپنے خسر ''حضرت شعیبؑ'' کے گھر رہے۔ دس برس بعد آپ کے دل میں خواہش پیدا ہوئی کہ اپنے ملک جائیں اور اپنے لوگوں سے ملیں۔ آپ نے اپنے اہلِ وعیال کے ساتھ سفر کا آغاز کیا۔ اس سفر کے دوران کوہِ طور کے مقام پر اللہ تعالیٰ نے انہیں نبوت سے نوازا۔

ان کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے حکم ملا کہ وہ فرعون کے پاس جا کر انہیں دینِ حق کی تبلیغ کریں اور بنی اسرائیل کو فرعون کے ظلم سے نجات دلائیں۔

معجزات

اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو دو معجزے بھی عطا فرمائے۔ ایک تو یہ کہ جب وہ اپنی لاٹھی زمین پر ڈالتے تو وہ اژدھا بن جاتی اور دوسرے یہ کہ جب اپنا ہاتھ بغل میں ڈال کر باہر نکالتے تو وہ چمکنے لگتا۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام فرعون کے دربار میں

اللہ کے حکم کے مطابق حضرت موسیٰ علیہ السلام اپنے بڑے بھائی حضرت ہارون علیہ السلام کے ہمراہ فرعون کے دربار میں پہنچے اور اسے دعوتِ حق دی۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اللہ کے عطا کردہ معجزے دِکھائے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے یہ معجزات دیکھ کر فرعون ایمان لانے کے بجائے مزید ضد پر اُتر آیا اور کہنے لگا کہ یہ تو سراسر جادو ہے اور اب جادو کا مقابلہ جادو سے کیا جائے گا۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام اور جادوگروں کا مقابلہ

فرعون کے جادوگروں نے اپنا جادو کھیلا اور اپنی رسیاں زمین پر پھینکیں جو جادو کے اثر سے سانپ بن گئیں۔ اس کے جواب میں حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنا عصا زمین پر پھینکا جو اژدھا بن گیا اور سارے سانپوں کو فوراً نگل گیا۔ یہ دیکھتے ہی سارے جادوگر سجدے میں گر پڑے کیونکہ وہ جان چکے تھے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا یہ عمل جادو سے بالاتر ہے۔ ان تمام نے فوراً دعوتِ حق کو قبول کیا اور سچے خدا پر ایمان لے آئے۔

فرعون کا تعاقب اور انجام

حضرت موسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل کو لیکر راتوں رات بحیرہ قلزم کی طرف چل پڑے۔ فرعون بھی ایک بڑی فوج لیکر ان کے تعاقب میں نکلا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنے عصا کو اللہ کے حکم سے سمندر پر مارا تو وہ درمیان سے پھٹ گیا اور خشکی کا راستہ بن گیا۔ بنی اسرائیل اس راستے پر چلتے ہوئے سمندر پار کر گئے۔

فرعون نے یہ منظر دیکھا تو وہ بھی اپنی فوج کے ساتھ اسی راستے پر چل پڑا۔ جونہی فرعون اور اس کا لشکر سمندر کے بیچ میں پہنچا تو اللہ کے حکم سے دونوں اطراف کا پانی آپس میں مل گیا اور فرعون اپنے لشکر سمیت غرق ہو گیا۔

مشق

1 ذیل میں دیے گئے سوالات کے جواب اپنی کاپیوں پر لکھیں۔

الف) حضرت موسیٰ علیہ السلام کی پیدائش اور پرورش کا حال اپنے الفاظ میں لکھیں۔

ب) حضرت موسیٰ علیہ السلام کے نبی بنائے جانے کا حال اپنے الفاظ میں لکھیں۔

ج) جادوگر حضرت موسیٰ علیہ السلام پر کس طرح ایمان لائے؟ پورا واقعہ بیان کیجئے۔

د) فرعون کے غرق ہونے کا قصہ بیان کریں۔

2 درست جواب کا انتخاب کر کے خالی جگہ پُر کریں۔

الف) حضرت موسیٰ علیہ السلام پر اللہ کی کتاب .... نازل کی گئی۔

☐ تورات ☐ زبور ☐ انجیل

ب) حضرت ہارون علیہ السلام حضرت موسیٰ علیہ السلام کے .... بھائی تھے۔

☐ چھوٹے ☐ منجھلے ☐ بڑے

ج) فرعون کی بیوی کا نام .... تھا۔

☐ آسیہ ☐ آمنہ ☐ عائشہ

د) حضرت موسیٰ علیہ السلام .... برس تک اپنے خسر کے گھر رہے۔

☐ 8 برس ☐ 10 برس ☐ 12 برس

3 ذیل میں دیے گئے درست جملوں کے سامنے (✓) کا اور غلط کے سامنے (✗) کا نشان لگائیں۔

الف) حضرت موسیٰ علیہ السلام اللہ سے کلام کیا کرتے تھے اسی وجہ سے خلیل اللہ کہلاتے ہیں۔ ☐

ب) مصر کے بادشاہ کا لقب فرعون تھا۔ ☐

ج) حضرت موسیٰ علیہ السلام نے مدینہ کی طرف ہجرت کی۔ ☐

د) اللہ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو دو معجزات عطا فرمائے تھے۔ ☐

کیا آپ جانتے ہیں؟

- حضرت موسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل میں پیدا ہوئے۔
- حضرت موسیٰ علیہ السلام پر تورات کوہ طور پر نازل کی گئی۔

2۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

مقاصدِ تدریس

اس سبق کی تکمیل کے بعد طلبا جان سکیں گے کہ:

- خلیفہ دوم حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی عظیم شخصیت کیسی تھی۔
- انہوں نے کیسے اسلام قبول کیا اور پھر اسلام کے لئے کیا کیا قربانیاں دیں۔
- ان کا دورِ خلافت کیوں آج بھی دنیا کے لئے مشعل راہ کی حیثیت رکھتا ہے۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ

تعارف حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ قریش کے قبیلہ بنی عدی سے تعلق رکھتے تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ کا سلسلۂ نسب آٹھویں پشت پر آنحضرت ﷺ سے جا ملتا ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ کی کنیت ابو حفص تھی۔ آنحضرت ﷺ نے آپ رضی اللہ عنہ کو فاروق کا لقب عطا فرمایا تھا۔ آپ رضی اللہ عنہ کے والد کا نام خطاب اور والدہ کا نام حنتمہ تھا۔ آپ رضی اللہ عنہ آنحضرت ﷺ کے ایک جلیل القدر صحابی، مسلمانوں کے خلیفہء دوئم اور عشرہ مبشرہ میں سے ہیں۔ آپ رضی اللہ عنہ آنحضرت ﷺ کے خسر بھی تھے۔ آنحضرت ﷺ نے آپ رضی اللہ عنہ کے لیے خصوصی دُعا فرمائی تھی کہ آپ رضی اللہ عنہ اسلام قبول کرلیں۔

قبولِ اسلام

اسلام قبول کرنے سے پہلے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ اسلام کے بڑے دشمنوں میں شمار ہوتے تھے۔ ایک روز انہوں نے آنحضرت ﷺ کے قتل کا ارادہ کیا (نعوذ باللہ) اور تلوار ہاتھ میں لیکر چل نکلے۔ راستے میں نعیم بن عبداللہ ملے۔ انہوں نے دریافت کیا کہ عمر تلوار سونتے کہاں جا رہے ہو؟ آپ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا محمد ﷺ کو ختم کرنے کا ارادہ ہے۔ یہ سن کر اس شخص نے کہا کہ پہلے اپنے گھر کی خبر لو تمہاری بہن اور بہنوئی اسلام قبول کر چکے ہیں۔ یہ سنتے ہی غصے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ بہن کے گھر پہنچے۔ اس وقت بہن اور بہنوئی دونوں

قرآنِ مجید کی تلاوت کر رہے تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے دونوں کو بہت مارا یہاں تک کہ وہ لہولہان ہو گئے۔ لیکن دونوں نے کہا کہ ہم اپنی جان دے دیں گے مگر اب اسلام کو چھوڑنا ہمارے بس میں نہیں ہے۔ ان کی یہ ثابت قدمی دیکھ کر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا جوش کچھ ٹھنڈا ہوا اور پوچھنے لگے بتاؤ تم دونوں کیا پڑھ رہے تھے۔ انہوں نے آپ رضی اللہ عنہ کو سورۃ طٰہٰ کی چند آیات پڑھ کر سنائیں۔ آیات کا سننا تھا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا دل نرم پڑ گیا۔ وہ عمر جو رضی اللہ عنہ کچھ دیر پہلے تک اسلام کا بدترین دشمن تھا اب اسلام کی طرف تیزی سے آرہا تھا۔ وہ اُٹھے اور آنحضرت ﷺ کی طرف چل پڑے۔ دارارقم میں پہنچ کر آپ ﷺ کے ہاتھ پر اسلام قبول کرلیا۔

دینی خدمات

آپ رضی اللہ عنہ ہجرت کے بعد آپ ﷺ کے ساتھ تمام بڑے غزوات میں شریک ہوئے۔ غزوہ تبوک میں اپنا آدھا مال اللہ کی راہ میں دے دیا۔ عمر رضی اللہ عنہ کو بارگاہ نبوی میں خاص مقام حاصل تھا۔ آپ ﷺ فرمایا کرتے تھے "اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو وہ عمر ہوتے"۔

دورِ خلافت

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی وفات کے بعد آپ رضی اللہ عنہ سن 13 ہجری میں خلافت کے منصب پر فائز ہوئے اور یوں مسلمانوں کے دوسرے خلیفہ بنے۔

آپ رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں ایران اور روم کی عظیم الشان سلطنتیں فتح ہوگئیں۔ ہندوستان کی سرحد سے لے کر شمالی افریقہ تک کے علاقے مسلمانوں کے قبضے میں آگئے۔ ان فتوحات کے دوران آپ نے ناحق خون کا ایک قطرہ بھی نہ گرنے دیا۔ فصل اور درختوں کو کاٹنے سے منع کیا۔ بوڑھوں' بچوں اور عورتوں پر تلوار اُٹھانے سے روکا۔ مسلمان جس ملک اور علاقے میں داخل ہوئے۔ اپنے اخلاق و کردار اور عدل و انصاف سے وہاں کے غیر مسلم باشندوں کو اپنا گرویدہ بنالیا۔ جس کے نتیجے میں مفتوحہ علاقوں میں لوگوں نے اسلام قبول کیا۔

راتوں کو اٹھ اٹھ کر لوگوں کا حال معلوم کرتے۔ کسی کو پریشانی میں پاتے تو اس کا مسئلہ حل کرتے۔ ہر فیصلہ عدل وانصاف سے کرتے۔ آپ رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ "اگر دریائے فرات کے کنارے ایک کتا بھی بھوک سے مر گیا تو عمر رضی اللہ عنہ سے اس کا بھی حساب لیا جائے گا"۔

شہادت

27 ذی الحجہ سن 23 ہجری کو آپ رضی اللہ عنہ مسجدِ نبوی میں فجر کی نماز کی امامت فرما رہے تھے کہ ابولولؤ فیروز ایک آتش پرست غلام مسلمان نمازیوں کے ساتھ پہلی صف میں کھڑا تھا۔ اس نے فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ پر خنجر کے کئی وار کیے اور آپ رضی اللہ عنہ شدید زخمی حالت میں زمین پر گر پڑے۔ یہ زخم اتنے شدید تھے کہ آپ رضی اللہ عنہ ان کی تاب نہ لاتے ہوئے یکم محرم الحرام کو شہید ہو گئے۔ شہادت کے وقت آپ رضی اللہ عنہ کی عمر 63 برس تھی۔ آپ رضی اللہ عنہ کی نمازِ جنازہ حضرت صہیب رومی رضی اللہ عنہ نے پڑھائی اور آپ رضی اللہ عنہ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلو میں دفن کیا گیا۔

مشق

1 ذیل میں دیے گئے سوالات کے جواب اپنی کاپیوں پر لکھیں۔

الف) حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی شخصیت کا ایک مختصر تعارف اپنے لفظوں میں لکھیے۔

ب) حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے قبول اسلام کا واقعہ اپنے الفاظ میں لکھیے۔

ج) حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا دورِ خلافت کیسا تھا؟

2 درست جواب کا انتخاب کر کے خالی جگہوں کو پُر کریں۔

الف) حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ .... قبیلے سے تعلق رکھتے تھے۔

☐ بنو ہاشم ☐ بنو عدی ☐ بنو امیہ

ب) حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے .... تھے۔

خسر   داماد   بھتیجے

ج) حضرت .... نے آپ رضی اللہ عنہ کو اطلاع دی کہ آپ رضی اللہ عنہ کی بہن اور بہنوئی اسلام قبول کر چکے ہیں۔

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ

حضرت بلال رضی اللہ عنہ

حضرت نعیم بن عبداللہ رضی اللہ عنہ

3 ذیل میں دیے گئے درست جملوں کے سامنے (✓) کا اور غلط کے سامنے (✗) کا نشان لگائیں۔

الف) حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی بہن نے آپ رضی اللہ عنہ کو سورۃ مریم کی آیات سنائیں۔

ب) حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا سلسلۂ نسب آٹھویں پشت پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے جا ملتا ہے۔

ج) آپ رضی اللہ عنہ نے غزوۂ موتہ میں اپنا آدھا مال اللہ کی راہ میں دے دیا۔

د) آپ رضی اللہ عنہ سن 13 ہجری میں خلافت کے منصب پر فائز ہوئے۔

کیا آپ جانتے ہیں؟

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی بہن کا نام فاطمہ رضی اللہ عنہا اور بہنوئی کا نام حضرت سعید رضی اللہ عنہ بن زید تھا۔

فرہنگ

باب اوّل القرآن الکریم

الفاظ	معنی
ناظرہ	دیکھ کر قرآن کریم پڑھنا (قواعد تجوید کے مطابق)
آخرت	قیامت
افضل	بہتر
رحمت	بارش، رحم، نرمی
تعوّذ	اعوذ باللہ کہنا
تسمیہ	بسم اللہ پڑھنا
العصر	عصر کا وقت، زمانہ
الماعون	استعمال کی اشیاء
الکوثر	خیر کثیر، جنت کی ایک نہر، جنت کا ایک حوض
الکافرون	انکار کرنے والے
پاکی	صفائی
جَنا	پیدا کیا

باب دوم ۔ ایمانیات اور عبادات

الفاظ	معنی
عقائد	عقیدہ کی جمع، پختہ یقین
تقدیر	اندازہ، منصوبہ، قسمت فیصلے، قضائے الٰہی
اجزاء	جز کی جمع، حصہ
عیب	نقص، کمی
خالق	پیدا کرنے والا
صحیفے	وہ اوراق جس پر کچھ لکھا گیا ہو، کتابیں، رسالے، سابقہ نبیوں کو دی جانے والی کتب
فانی	ختم ہونے والی
نبوت	رسالت
گواہی	شہادت

الفاظ	معنی
لائق	مناسب، قابل
دائرہ اسلام	اسلام کی حدود
ادائیگی	ادا کرنا، دینا
جذبہ	شوق
روح	حقیقت، اصل، جوہر
بجا آوری	تعمیل کرنا/پورا کرنا
اقرار	مان لینا
حقوق	حق کی جمع، اپنا حصہ
اطاعت	فرمان برداری، بات ماننا
توکل	اعتماد، بھروسہ
نعمتیں	نعمت کی جمع، اللہ کی دی ہوئی چیزیں
مرتبہ	مقام، درجہ
درگزر	معاف کرنا

باب سوم ۔ سیرتِ طیبہ

الفاظ	معنی
پوشیدہ	چھپا ہوا
تنہائی	اکیلا
علق	جمے ہوئے خون کا ٹکڑا
کپکپاہٹ	گھبراہٹ
وفا شعار	وفادار
زوجہ	بیوی
حرا	پہاڑی کا نام
دعوت	بلانا، پکارنا
صادق	سچا
امین	امانت دار
ثابت قدمی	مضبوطی، جم جانا

الفاظ	معنی
دیوانہ	بے عقل
مجنوں	جس کی عقل کام نہ کرے
پشت	پیچھے، کمر، پیٹھ
انحصار	دارومدار
بھڑکانا	ابھارنا
ہجرت	ترکِ وطن
بندگی	عبادت، اطاعت، غلامی
محصوری	قید
عام الحزن	غم کا سال
گھاٹی	پہاڑی، درّہ، وادی
بائیکاٹ	معاشرتی مقاطعہ، تعلق توڑنا
دستاویز	لکھا ہوا، معاہدہ
درّہ	دو پہاڑوں کے درمیان کا علاقہ
پناہ گزین	مہاجرین، پناہ لینے والے
راحت	آرام
معراج	سیڑھی، زینہ
سدرۃ المنتہیٰ	عرشِ الٰہی کے قریب مقام
قبا	مدینہ سے تین میل کے فاصلے پر واقع علاقہ

باب چہارم ۔ اخلاق و آداب

دیانت داری	معاملے کی صفائی، دیانت کے ساتھ معاملہ
امانت	خفیہ بات، سپرد کی ہوئی چیز
تلقین	ترغیب، ابھارنا
مجلس	بات سننے اور سنانے کی نشست
شاہد	گواہ، حاضر
سادگی	بے تکلفی، سیدھا پن
قناعت	صبر، تھوڑے پر اکتفا کرنا
تکبّر	بڑائی جتانا
چھال	چھلکے

الفاظ	معنی
فضول خرچی	بے جا خرچ کرنا
رسم و رواج	عادات اور اطوار، رہن سہن کے طریقے
خدمتِ خلق	عام لوگوں کی خدمت کرنا
تیمارداری	بیمار کی خدمت کرنا
قحط	بارشوں کا نہ ہونا، خشک سالی
جمائی	سستی آنے کی وجہ سے انگڑائی لینا
عزت و وقار	احترام، سنجیدگی
چوگنی	چار گنا، چار حصے زیادہ

باب پنجم ۔ ہدایت کے سرچشمے

مشاہیر	مشہور کی جمع، نامور لوگ
سرچشمے	منابع، مراکز
پاکباز	پاک چلن، صاف ستھرا معاملہ کرنے والا
حقیقی	اصلی
اہل و عیال	کنبے کے لوگ
معجزات	معجزہ کی جمع، وہ کارنامہ جس کا نمونہ لانا انسان کی بس کی بات نہ ہو
تبلیغ	پہنچا دینا
عصا	لاٹھی
غرق ہونا	ڈوب جانا
کنیت	ماں باپ یا اولاد کی طرف نسبت
غزوات	غزوہ کی جمع، وہ لڑائی جس میں رسول اللہ ﷺ نے شرکت کی ہو
منصب	عہدہ
فائز	مقرر، متعین، کامیاب
مفتوحہ علاقے	فتح کئے گئے علاقے

- بڑوں کا ادب کرنا اچھی عادت ہے۔
- نیک بنو نیکی پھیلاؤ۔
- والدین کا احترام کرنا چاہیے۔
- سچ بولنا اچھی عادت ہے۔
- چوری کرنا گُناہ ہے۔
- صبح سویرے اُٹھنا اچھی عادت ہے۔
- علم کی روشنی پھیلاؤ۔
- جھوٹ بولنا بُری بات ہے۔
- اساتذہ کا احترام کرنا چاہیے۔
- صفائی نصف ایمان ہے۔

قومی احتساب بیورو بلوچستان

منظور کردہ صوبائی محکمہ تعلیم حکومت بلوچستان کوئٹہ، پاکستان No. SO (Academic)/ EDN:/ 2-6/2999-3003 مورخہ 24 دسمبر 2013 بمطابق قومی نصاب 2006ء اور نیشنل ٹیکسٹ بک اینڈ لرننگ میٹریل پالیسی 2007ء دفتر ڈائریکٹر بیورو آف کریکولم اینڈ ایکسٹینشن سینٹر بلوچستان کوئٹہ بحوالہ مراسلہ نمبر C.B/2375-77 مورخہ 31 دسمبر 2013 اس کتاب کو بلوچستان ٹیکسٹ بک بورڈ نے ناشر سے پرنٹ لائسنس حاصل کر کے سرکاری سکولوں میں مفت تقسیم کے لیے بھی طبع کیا ہے۔
بلوچستان ٹیکسٹ بک بورڈ کوئٹہ اور ناشر کی تحریری اجازت کے بغیر اس کتاب کا کوئی حصہ کسی امدادی کتاب یا گائیڈ وغیرہ میں شامل نہیں کیا جا سکتا۔

قومی ترانہ

پاک سَرزمین شاد باد   کِشورِ حَسِین شاد باد
تُو نشانِ عزمِ عالی شان   اَرضِ پاکِستان
مرکزِ یقین شاد باد

پاک سَرزمین کا نِظام   قوّتِ اُخُوّتِ عوام
قوم، مُلک، سَلطنت   پائِندہ تابِندہ باد
شاد باد منزلِ مُراد

پرچمِ سِتارہ و ہِلال   رَہبرِ تَرقّی و کمال
ترجمانِ ماضی شانِ حال   جانِ اِستقبال
سَایۂ خدائے ذُوالجلال

کوڈ نمبر
ISL-IV/352(NP-2007)2015

سیریل نمبر

سال اشاعت	ایڈیشن	تعداد	قیمت
2020	اول	12,000	Free